هو العزیز

قَالَ اللهُ العَزِیزُ العَلِیُّ العَلِیمُ فِی کِتَابِهِ الشَّرِیفِ الکَرِیم
یٰسٓ وَالقُرآنِ الحَکِیمِ اِنَّکَ لَمِنَ المُرسَلِینَ عَلٰی صِرَاطٍ مُستَقِیمٍ

الحمد لله المنان والشکر للمنعم المفضل الحنان کہ درین زمان

مسرت نشان وبہجت توامان حصہ اول

از

دیوان ابیات الجنان
فی مدح سید الانس والجان

صلی اللہ علیہ وآلہ امنا الرحمان

تصنیف جناب حاج الحرمین الشریفین مولوی حکیم ابو القاسم سید
مقرب علی خان صاحب الفاطمی الحسینی النقوی البگھری المتخلص
بزایر ساکن جگرانو ضلع لودیانہ مدرس اول عربی وفارسی ہائی اسکول
ریواڑی ضلع گوڑگانوہ دامت افاداتہ وبرکاتہ

در مطبع العلوم علی گڈھ باہتمام میر اصغر علی الوسی مطبوع گردید

۱۳۱۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہے بسم اللہ مطلع حضرت باری کے دیوانکا — یہہ ہی لاریب دیباچہ کتاب دین و ایمانکا

مبارک کام ہوگا جسکی ہوگی ابتدا اس سے — بغیر اسکے جو ہوئیگا یقیں ہی اوسمیں نقصانکا

خدا کے نام سے بس افتتاح کار لازم ہی — اور اوسکی حمد واجب ہے وتیرہ ہوئے انسانکا

وجوب شکر منعم ہے یقیناً ہر طرح ثابت — بعقل و نقل ہر ملت میں ہے یہہ جزو ایمانکا

ولیکن شکر اسکا بندۂ عاجز سے کیونکر ہو — کہ ہو سکتا نہیں ہے حصر اُسکے لطف و احسانکا

بڑھاتا ہے ہمیشہ نعمتوں کو شکر منعم کا — ہر اک نعمت پہ واجب ہے کریں ہم شکر رحمانکا

وہ منعم ہے وہ راحم ہے وہ رازق ہے وہ خالق ہے — وہ مالک ہے وہ قادر ہی وہی حافظ ہی انسانکا

اُسی سے ہی اُوسیکے واسطے مخلوق ساری ہے — اُسیکی سمت ہوگا عَود ہر دانا و ناداں کا

عبادت کیلیے ہمکو کیا مخلوق خالق نے — پرستش سے جو سرتابی کریں ہو جب ہے حرمانکا

ہدایت کیلیے بھیجے پیمبر کر دیا ظاہر
ہر اک عامی و عارف پر طریقہ دین و ایمانکا

طریقے سب عبادت کے ذریعہ سے رسولونکے
بتائے کر دیا اتمام اُس نے اپنی ربانکا

کیا ختم الرسل کو افضلِ مخلوق باری نے
کیا پھر دوسرے نمبر پہ رتبہ شاہ مردانکا

بحمد اللہ شفیع المذنبیں کی ہو ثنا اب تیں
غلامِ باوفا زائر ہے دلسی شیر یزدانکا

در نعت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیوں نہ سب خلق سے ہو مرتبہ والا تیرا
خود ہے خلاقِ جہاں چاہنے والا تیرا

سایہ رکھتا جو نہیں ہے قدِ بالا تیرا
سایۂ ایزدِ متعال ہے سایہ تیرا

مٹ گئے نقش حسینانِ جہاں تجھہ سے
دستِ قدرت نے وہ کھینچا ہی نہ نقشہ تیرا

عقلِ کل پا نہیں سکتے تری اوصافِ کمال
عارفِ حق ہی تو اور حق ہی شناسا تیرا

عالمِ فانیِ سفلی کی بھلا کیا ہستی
مرتبہ عالمِ بالا میں ہے بالا تیرا

نظرِ شوق سے گر جائے قمیصِ یوسف
پائیں گر دیدۂ یعقوب دوپٹہ تیرا

مشعل افروزِ ہدایت پئ خلقت توہی
دونوں عالم میں نہ کیونکر ہو اُجالا تیرا

جسطرح ہو نہیں سکتا کوئی واجب کا شریک
تو وہ ممکن ہے کہ ممکن نہیں ہمتا تیرا

انس و جن و ملک و حور ہیں محو حیرت
کیا ہی خالق نے بنایا ہی سراپا تیرا

نور آدم سے مقدم ہی ظہور آخر ہے
تالیِ ذاتِ الٰہی ہے تو اللہ تیرا

سارے خاصانِ خدا ہیں ترے فرمانبردار
شانِ ارفع ہی تری بول ہی بالا تیرا

اونگلیاں شمع ہیں دس بزمِ ہدایت کیلیے
ماہِ کامل سے فزوں ہی رخ زیبا تیرا

پایہ اللہ کے نزدیک وہ پایا تو نے
قاب قوسین سے اقرب ہوا پایا تیرا

کحل مازاغ تقرب سے ضیایاب ہوا
عین اعطاف و کرم دیدۂ بینا تیرا

حلم میں کل کے ہی جز ہے وہ شہادت تیری
بھو کا پیاسا جو ہوا ذبح نواسا تیرا

کونسی جا یہ نہیں تیرے ہوا خواہ مقیم
سارے آفاق جہاں میں ہوا شہرا تیرا

سور کر سکتا ہی پھر سیل دماں سے کشتی
لطف فرما ہوا گر اُس پہ ولا سا تیرا

ضم ہوا نامِ الٰہی سے ترا اسمِ شریف ؐ
کیوں نہو مرتبہ پھر خلق میں اعلا تیرا

درِ دولت پہ دوبارہ ہو طلب اثر کی
باغِ جنت سے سوا ہے مجھے روضہ تیرا

ہے قصد جو نعتِ شہِ والا کی رقم کا
اے طبع دکھا دے تو یہاں زور قلم کا

یا احمدِ مرسل ترے دربان کے آگے
کیا رتبہ فریدوں کا ہی کیا مرتبہ جم کا

ممکن نہ وجود آپکا نے واجبِ مطلق
کسطرح ہو اطلاق حدوث اور قدم کا

گر خلق نکرتا تمہیں خالق تو نہ ہوتا
دنیا میں یہہ ایجاد وجود اور عدم کا

یا احمدِ مختار دو عالم کے شہنشاہ
جو کچھہ ہے یہہ سب کچھہ ہی طفیل آپکے دم کا

دارین میں ہی موجبِ عزت پئی مردم
سر پر جو رہے نقش ترے نقشِ قدم کا

داغِ غمِ شبیر ہے سینہ میں خزینہ
خواہاں نہیں واللہ میں دینار و درم کا

دشمن بھی تو انکار کبھی کر نہیں سکتے
قائل ہے جہاں آلِ محمدؐ کے کرم کا

پائیں گے جو خاکِ کفِ پای شہِ مرداں
ہم سرمہ بنائیں گے اُسی خاکِ قدم کا

ع
یعنی ورد کلمہ طیبہ
لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ

بھوکونمیں دیا کرتے تھے مسکینونکو کھانا — تھا داب یہہ اُس صاحب ایثار وکرم کا
جب نامِ علی مُنہ سے لیا حل ہوئی مشکل — کیا نامِ خدا نام ہے اوس شاہِ اُمم کا
مایوس ترے در سے نہین جاتے ہیں سائل — شہرہ ہے جہانمیں ترے الطاف وکرم کا

زائر کو بس اب جلد بلالیجے نجف مین
ہر وقت یہاں سامنا ہی رنج والم کا

دیگر

خالق نے ہر رسول کو درجہ بڑا دیا — پر مصطفےٰ کو سب سے ہی رتبہ سوا دیا
لولاک نے ہے ہمکو یہہ مضموں سمجھا دیا — ہر شے کو حق نے بہرِ محمدؐ بنا دیا
بعد اپنی ذات پاک کے ہر شے سے ہر طرح — سردار مرسلین کو حق نے بڑھا دیا
موسیٰ کلیم طور پہ تھے اور یہہ عرش پر — اللہ نے حضور کو کیا مرتبہ دیا
ہر اک نبی کو شاہدِ امت کیا مگر — نبیوں کا شاہد آپکو حق نے بنا دیا
انگلی ادھر ہلی تو اودھر چاند دو ہوا — کیا معجزہ رسولِ خدا نے دکھا دیا
اُمّی تھے خود مگر سبق اُمّ الکتاب کا — ایسا پڑھایا ہمکو کہ ناجی بنا دیا
بابِ علومِ احمدِ مرسل نے دیکھنا — سارے جہانمیں علم کا دریا بہا دیا
یہہ جبر اور مقابلہ و نحو و علمِ دیں — شیرِ خدا نے خلق کو سب کچھ سکھا دیا
ایجاد مرتضیٰ ہی نہیں اسمیں شک ذرا — اسود کو کیسے نحو کا رستہ دکھا دیا
انگشتری نماز میں جسدم علیؑ نے دی — گویا گدا کو فخرِ سلیماں بنا دیا

عاشق خدا کے اور بھی تھے پر کریم نے
یوں صبر اور رضا و تحمل سے جز حسینؑ
سبطِ نبی نے خون کے دریا میں تیر کر
آئیں گے جبکہ مہدیِ ہادی تو دیکھنا

عشاق میں حسینؑ کو رتبہ سوا دیا
گھر بار کس نے راہِ خدا میں لٹا دیا
بیشک جہاز پار ہمارا لگا دیا
کسطرح ظلم و کفر کا نقشہ مٹا دیا

زائر سوارِ کشتیِ آلِ عبا ہے تو
کر شکر حق نے تجھکو بڑا مرتبہ دیا

درباب میلاد جناب خیر البشر صلی اللہ علیہ و آلہ ما طلع الشمس ولمع القمر

آج محبوبِ خداوندِ جہاں پیدا ہوا
آسماں پر اب دماغِ ارضِ بطحیٰ کیوں نہو
باعثِ ایجادِ موجودات و فخرِ کائنات
ظلمتِ کفر و ضلالت اوٹھ گئی دنیا سے آج
نور جسکا ہے مقدم ساری خلقت سے وہ آج
شافعِ روزِ حساب و صاحبِ فصل الخطاب
رہبرِ راہِ نجات و سرورِ دنیا و دیں
عالمِ علمِ الٰہی واقفِ اسرارِ غیب
مالک و مختار سرکارِ خداوندِ جلیل

عاصیو مژدہ شفیعِ عاصیاں پیدا ہوا
اُس زمیں پر آج فخرِ مرسلاں پیدا ہوا
سید و سردارِ ہر خُرد و کلاں پیدا ہوا
نورِ خالق ہادیِ راہِ جناں پیدا ہوا
تالیِ ذاتِ خداوندِ جہاں پیدا ہوا
آیۂ رحمت رسولِ مہرباں پیدا ہوا
حجتِ خالق ہدایت کا نشاں پیدا ہوا
رازدارِ لی مع اللہ آج ہاں پیدا ہوا
قاسمِ نار و جناں عرش آستاں پیدا ہوا

باغِ دنیا میں بسی آج اوس گلِ رعنا کی بو
جسکی خاطر سے یہہ گلزارِ جہاں پیدا ہوا

فیضِ کامل فضلِ شامل رحمتِ پروردگار
جو وہ مطلق دستگیرِ بیکساں پیدا ہوا

فخرِ آدم سرورِ عالم شہنشاہِ امم
نورِ اوّل خاتمِ پیغمبراں پیدا ہوا

شوکتِ اسلام دیکھو گر پڑے اصنام سب
کعبۂ اقدس کا حبیب وہ قدرداں پیدا ہوا

یکہ تازِ عرصۂ قربِ جنابِ کبریا
احمدِ مرسل شہِ کون و مکاں پیدا ہوا

زائرِ احمد تجھے کیا کثرتِ عصیاں سے غم
شاد و خنداں ہو شفیعِ عاصیاں پیدا ہوا

عرضِ حاجات بجنابِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پار بیڑا اب لگاؤ یا محمد مصطفےٰ
ورطۂ غم سے چھوڑاؤ یا محمد مصطفےٰ

فخرِ عیسےٰ آپ ہیں ہم آپکے بیمار ہیں
ہم سے مُردوں کو جلاؤ یا محمد مصطفےٰ

تیرہ و تاریک ہے دنیا کرو مولا ظہور
روی روشن کو دکھاؤ یا محمد مصطفےٰ

تابِ مہجوری نہیں مولا غلامونمیں رہی
رخ سے پردے کو اوٹھاؤ یا محمد مصطفےٰ

ضعف ہے اسلام کو ایسا کہ ہل سکتا نہیں
اسکو کروٹ دو ہلاؤ یا محمد مصطفےٰ

ہوگیا الحاد اور باطل پرستی کا رواج
حق پرستی پھر سکھاؤ یا محمد مصطفےٰ

لمپ میں اسلام کی اب تیل کچھ باقی نہیں
زیتِ رحمت سے جلاؤ یا محمد مصطفےٰ

آپ کی امت کی حالت قابلِ افسوس ہے
بہر نصرت جلد آؤ یا محمد مصطفےٰ

یہ مدعا عمدۃ الآفاق عگی ۲ اد بحکمِ کبریا
حجۃ اللہ کو دکھاؤ یا محمد مصطفےٰ

دولتِ آلِ محمد دیکھ لیں آنکھیں مری
مژدۂ راحت سناؤ یا محمد مصطفےٰ

قادرِ مختار کی سرکار کے مختار ہو
سب مرے مطلب بر لاؤ یا محمد مصطفےٰ

اپنے زائر کو عنایت کر کے زادِ راحلہ
پھر مدینے میں بلاؤ یا محمد مصطفےٰ

باب الباء الموحدہ

چونکہ ہے عکسِ رخِ محبوبِ داور آفتاب
اسلیے کرتا ہے عالم کو منور آفتاب

کیوں نہ ہو منجملۂ عشاقِ سرور آفتاب
مہر صرباہے رخِ محبوبِ داور آفتاب

نور بخشے کیوں نہ عالم کو مقرر آفتاب
تیرے سایہ میں رہا کرتا ہے دن بھر آفتاب

حشر میں ہوئیگا ہمیں مہر گستر آفتاب
دشمنانِ دیں پہ ہوگا مثلِ اخگر آفتاب

تاب کیا لائے کہ دیکھے روی سرور آفتاب
خیرگی خفاش ساں کہتا ہے اکثر آفتاب

چاند دو ٹکڑے پیمبر کے اشارے سے ہوا
حکمِ حیدر سے نکل آیا مکرر آفتاب

جستجو میں تیری چکر کھاتے پھرتے ہیں مدام
رات کو ماہِ منور اور دن بھر آفتاب

کیوں نہ پانی لیکے حاضر ہوئے غسلِ علی
ہے بلا شک خادمِ درگاہِ حیدر آفتاب

کیسی مقبولِ الٰہی تھی نمازِ مرتضےٰ
واسطے جسکے نکل آیا مکرر آفتاب

صاحبِ بے سایہ کا سایہ جو ہوگا فرق پر
ہمکو ایذا دیگا کیونکر روزِ محشر آفتاب

فخرِ آدم مرتضےٰ ہیں اشرفِ حوا بتول
فاطمہ ماہِ منور اور حیدر آفتاب

ہے حدیثِ مصطفےٰ اس قول پر ہیں گواہ
ماہِ کامل مرتضےٰ ہیں اور پیمبر آفتاب

جیسے ہیں زائر غلام مصطفےٰ و مرتضےٰ
یوں ہی ہے پیش نبی اور پیش حیدر آفتاب

رویا میں تھا یہ فضل الٰہی تمام شب
شکل نبی خدا نے دکھائی تمام شب

معمول تھا نبی و علی کا یہی مدام
کرتے تھے روز یاد الٰہی تمام شب

رکعت پڑھی ہزار علی نے پھر اوس پہ بھی
کی لیلۃ الہریر لڑائی تمام شب

آرام اوسکو حشر میں ہوگا کہ جسنے یاں
تکلیف یاد حق میں اوٹھائی تمام شب

شب بھر جلوہ گر مرے گھر تھا کہ ذہن میں
تصویر مصطفےٰ کی سمائی تمام شب

قطعہ

کل مشرکین مکہ نے ہجرت کی رات کو
کی خانۂ نبی پہ چڑھائی تمام شب

احمد نے مرتضےٰ کو بلا کر کہا کہ تم
بستر پہ میرے سوئیو بھائی تمام شب

قرآں میں ہے کہ بیچ کے حیدر نے اپنی جاں
چاہی تھی بس رضاے الٰہی تمام شب

راتوں کو جو عبادت حق میں ہیں جاگتے
کرتے ہیں بہر حشر کمائی تمام شب

قطعہ

خیمے جلا دیے جو پس از قتل شاہ دیں
تکلیف اہل بیت نے پائی تمام شب

اطفال کے تڑپنے سے اک حشر تھا بپا
روتی رہی بتول کی جائی تمام شب

قطعہ

عباس قید بد رہیں تھے اُنکی آہ سے
خیر الورا کو نیند نہ آئی تمام شب

اب سوچیے حسین کے صدمہ کس طرح
راحت نبی نے قبر میں پائی تمام شب

زائر بندھا خیال جو زلفِ رسول کا
تھی اپنے بخت کی یہہ رسائی تمام شب

درحالتِ مرض بمقام ریواڑی در ۱۳۰۶ ہجریہ ببارگاہ قاضی الحاجات جناب مجیب الدعوات جلت نعمائہ وعظمت آلایہ عرض کردہ شد وبدرجۂ قبولیت رسید

میں بندۂ عاجز ہوں تو مختار ہی یارب
میں عاصی و مذنب ہوں تو غفار ہی یارب

جنگل ہو کہ بستی ہو حضر ہو کہ سفر ہو
ہر وقت میں ہر جا تو مددگار ہی یارب

ہوتا نہیں اچھا تو کبھی مجھسے کوئی کام
موقوف ترے فضل پہ ہر کار ہی یارب

تو ہی اطبیب اور تو ہے شافیِ مطلق
یہہ بندۂ عاجز ترا بیمار ہے یارب

تو شافیِ مطلق ہی میں طالب ہوں دوا کا
میں مضطر و مجبور تو مختار ہی یارب

دے اپنے شفاخانہ سے دارو مجھے جلدی
بندہ ترا امراض سے ناچار ہی یارب

اور قیدِ معاصی سے مجھے جلد رہا کر
عاصی یہہ گناہوں میں گرفتار ہی یارب

ہر درد و مرض سے مجھے اب جلد شفا دے
زائر ترے محبوب کا بیمار ہی یارب

فرد

کھنچ گیا طول بہت اب مری بیماری کو
دے شفا جلد الٰہی تو اس آزاری کو

باب الباء الفارسیہ

دیں جو دربار میں حضرت ہمیں بار آپسے آپ
دلِ بیتاب کو حاصل ہو قرار آپسے آپ

شک نہیں نقشۂ عالم کا ہی اک نقش نگار
ورنہ کیونکر ہوئے یہہ نقش ونگار آپسے آپ

نکہتِ زلفِ نبی اسکا ہی باعث ہوتی
ورنہ آتی ہی کہاں فصلِ بہار آپسے آپ

آتشِ فرقتِ طیبہ سے ہے سینہ مملو
نہیں دل سے یہہ نکلتے ہیں شرار آپسے آپ

بادۂ کبر سے جو مست ہیں اونکے آخر
سر سے نکلے گا یہہ اک روز خمار آپسے آپ

کیا مسخر ہیں بہ تقدیرِ عزیز علام
کر نہیں سکتے ہیں کچھہ لیل ونہار آپسے آپ

تیغ کھینچی نہ پیمبر نے فقط ایما سے
ایک دو دو سے مخالف ہوئے چار آپسے آپ

کہے دیتی ہی کہ ہوں کاکلِ احمد کا طفیل
بوی مشکِ ختن وچین وتتار آپسے آپ

اوسکے محبوب کا مداح ہی بیشک زائر
بخشدیگا تجھے حق روزِ شمار آپسے آپ

جسوقت نبی چاہتے تھے ہوں شجر چُپ
رہ سکتا نہ تھا پھر تو کوئی سنگ وشجر چپ

دشت وجبل وسنگ وشجر بحر وبیاباں
دینے میں گواہی کے نہ تھی خشک نہ تر چُپ

پڑھتے تھے وہ کلمہ نبی عرش نشیں کا
سب حکم پیمبر کے نہ ہوتے تھے مگر چُپ

ذرہ سے بھی صحراے مدینہ کے ذرا سا
دعویٰ نہ تقابل کا کرا شمس وقمر چُپ

جو بات تھی احمد کی وہ سب وحیِ خدا تھی
بے وحی کے رہتے تھے شہِ جن وبشر چُپ

لکھا ہی کہ جب آیتِ نجوی ہوئی نازل
صدقہ نہ دیا اور رہا ہر ایک بشر چُپ

احمد سے سوالات کیے دیکے تصدق
حیدر نہ رہے ایسے بھی موقع پہ مگر چُپ

اللہ نے انساں کو کیا نطق عنایت
انسان ہی گویا ہی شجر اور حجر چپ

جب نعت نبی پڑھتا ہوں تب بلبل سدرہ
سنتے ہیں بڑے شوق سے رہتے ہیں مگر چپ

جس دم سے سنی نعت نبی میری زباں سے
بلبل تری نادم ہوئی اور ای گل تر چپ

کرتے نہیں وہ لاف زنی جو کہ غنی ہیں
دیکھا ہی کہ رہتے ہیں بہت اہل ہنر چپ

ریواڑی میں زائر کا یہہ ہی حال کہ دائم
رہتا ہی وہ غمگین و حزیں شام و سحر چپ

باب التاء المثناة الفوقانیه

واللہ ہے کیا خالق منّاں کی عنایت
ہم پا نہیں سکتی ہیں اوس احسانکی نہایت

کیا کچھہ کہوں ہو لا دل نالاں کی حکایت
کرتا ہی بہت اپنے یہہ حرماں کی شکایت

میں دل سے بیاں کرتا ہوں دل مجھ سے ہی کہتا
اندوہ فراق و غم ہجراں کی روایت

کیا کچھہ کہوں ہو لا ہی فزوں حد بیاں سے
ہی دل میں جو میری غم پنہاں کی سرایت

اب جلد بلا لیجی زائر کو نجف میں
کرتا ہی بہت دل غم ہجر انکی شکایت

فرمایا خدا نے ہی ولی مصطفی خاتم
ہی اوسکے لیے فخر رسولاں کی وصایت

جب پانی پیو یاد مری پیاس کو کرنا
زائر ہی یہہ ہمکو شہ عالیشاں کی ہدایت

باب الثاء المثلثه

جو کچھہ خدا نے خلق کیا یہہ نہیں عبث
فعل حکیم ہو کبھی ایسا کہیں عبث

خالق نے خلق خلق کو اتقان سے کیا — نے آسمان عبث ہی نہ ہرگز زمیں عبث
اقوال نیچریہ و دہریہ ہیں غلط — کوئی بھی چیز خلق میں ہرگز نہیں عبث
دنیا میں منہمک ہیں جو مغرور و خود پرست — انکو بھی گماں ہے کہ ہے امرِ دیں عبث
نے حشر ہے نہ نشر ہے نے ہے جزا سزا — پابند دیں جو ہیں وہ ہیں کہتے یونہیں عبث
پابند شرع جو ہیں وہ پائیں گے مرتبے — جائیگا اتقا نہیں انکا کہیں عبث

پابند حکمِ ایزدِ واحد جو لوگ ہیں
انکی عمل نہ جائیں گے زائر یونہیں عبث

باب الجیم العربی

روی تاباں پیمبر پہ ہے شیدا سورج — رخِ احمد جو ہے خورشید تو حربا سورج
رخ انور کی چمک سے تو ہے پھیکا سورج — پر کفِ پای پیمبر سے ہے ملتا سورج
رخ پرِ نورِ نبی سے نہیں ملتا سورج — سینہ کو نعلینِ پیمبر سے ہے ملتا سورج
گر نہ کرتا یہہ اطاعت تری شاہا سورج — پھر کہاں سے یہہ ضیا ڈھونڈ کے لاتا سورج
بابِ جبریل سے ہر صبح ہی آتا سورج — پہلے تا چوم لے پای شہِ والا سورج
ہمنے مانا تھا چمک میں یدِ موسیٰ سورج — پر ترے نقش کفِ پا کا ہی نقشہ سورج
گرچہ خورشید کی مانند تھا دستِ موسیٰ — پر ترے نقش کفِ پا کا ہی نقشہ سورج

قطعہ

قامتِ شاہ کا سایا نہیں پایا تھا مگر — سوچکر دیکھا تو حضرت کا ہی سایہ سورج

تو یہ بھولا میں ہے سایہ ترا حق کا سایہ — پا نہیں سکتا ہی سایہ کا کبھی پایہ سورج
سایے کے عکس سے البتہ یہہ ہی نور فکا — عکس اسکا جو نہ پڑتا نہ چمکتا سورج
ہے طفیل آپکا یہہ کوہ و در و دشت و دمن — بحر و بر ارض و سما ماہ و ثریا سورج
نور احمد کے تصدق سے بنی ہر شے — وہ نہ ہوتے تو نہوتا کبھی اصلا سورج
تابع حکم نبی ہیں ملک و حور و جناں — انجم و ماہ و فلک عرش معلی سورج
اوسکو میں مہر نبوت کے مشابہ لکھدوں — اسکی رکھتا ہی بہت مجھسے تمنا سورج
باب جبریل سے تا اوسکو میں دیدوں تشبیہ — بن بن آتا ہے مرے سامنے کیا کیا سورج
سر اقدس کی تو دنیا میں نہیں مثل مگر — آپکے نقش کف پا کا ہی نقشا سورج
کہا احمد نے ہی شبیر سے تنویر قمر — حسن سے میرے حسن کے ہے چمکتا سورج
متواتر ہے کہ از بہر نماز حیدر — بعد چھپنے کے افق سے نکل آیا سورج
سایہ اوس صاحب بے سایہ کا ہوگا ہمپر — حشر میں دی نہیں سکتا ہمیں ایذا سورج
چاندنی رات میں فرمایا مجھے یاد کرو — یا کہ جس روز ہیں ہو خوب چمکتا سورج
روضۂ پاک پیمبر کا یہہ طائف ہو کر — رات دن رہتا ہی بس محو تجلی سورج
آپکی اونگلی سے دو ٹکڑے ہوا بدر منیر — اور وصی کے لیے مغرب سے پھر آیا سورج
تیرے احباب کو پہنچاتا ہی راحت دن رات — تیرے اعدا پہ ہی اک آگ کا شعلہ سورج

رایت احمد کے ہم سایے میں ہونگی زائر
کس طرح حشر میں دیگا ہمیں ایذا سورج

درباب میلاد جناب رسول ربّ عباد صلی اللہ علیہ و آلہ الامجاد الی یوم التناد

کیوں نہ مسرور ہوئیں ہم ہی آج — شبِ میلادِ صاحبِ معراج
آج پیدا ہوا وہ شاہِ رُسُل — جو کہ پیغمبروں کا ہے سرتاج
آج پیدا ہوا وہ صاحبِ جود — حشر میں جسکے ہونگے سب محتاج
آج پیدا ہوا وہ دنیا میں — جسکا دونوں جہان میں ہی راج
آج پیدا ہوا طبیبِ قلوب — کر دیا جسنے کج دلوں کا علاج
آج پیدا ہوا وہ ہادیِ دیں — جسکی حق الیقین ہے منہاج
آج پیدا ہوا وہ شہ جسکا — ہر امیر و فقیر ہے محتاج
آج پیدا ہوا وہ تیر انداز — تودۂ کفر جسکا ہے آماج
آج پیدا ہوا وہ حاذقِ طب — معتدل جس سے ہی جہانکا مزاج
آج پیدا ہوا وہ نورِ خدا — جس سے روشن ہوئی ہی ہر شے داج
آج پیدا ہوا وہ شاہنشاہ — جسکو ہر شاہ نے دیا ہی خراج
آج پیدا ہوا وہ باعثِ خلق — جسکو لولاک کا ملا ہے تاج

دن خوشی کا ہی کم ہے اے زائر
جسقدر ہو ہمیں مسرت آج

دیگر

ہمکو نہیں کسی بھی تو نگر کی احتیاج
پر ہے ہمیشہ رحمتِ داور کی احتیاج

کچھ شک نہیں کہ حشر کا اک دن ضرور ہے
اوس دن ہے سبکو شافعِ محشر کی احتیاج

اللہ ہی غنی اور سے حاجت نہیں کبھی
پر ہمکو ہے عبادتِ داور کی احتیاج

جو اچھے ہیں وہ اچھے ہیں خود اپنی ذات سے
ہرگز نہیں حسینوں کو زیور کی احتیاج

تحصیلِ اجر کیلیے ہم کرتے ہیں ثنا
ورنہ نہیں نبی کو ثناگر کی احتیاج

ق

از بہرِ دفعِ ظلمتِ شب جسطرح سے ہے
دن کو مدام اس شہِ خاور کی احتیاج

تاریک تھا جہان جہالت سے سر بسر
تھی سبکو ایک نیرِ اکبر کی احتیاج

چمکایا حق نے نورِ محمد سے کل جہان
سبکو تھی ایسی شمعِ منور کی احتیاج

یاں زندگی میں نزع میں برزخ میں حشر میں
زائر ہمیں ہے حیدرِ صفدر کی احتیاج

خالق نے جو حضرت کو بلایا شبِ معراج
بخشا اونھیں ہر رتبۂ اعلیٰ شبِ معراج

حاصل وہ ہوا قربِ خدا کا شبِ معراج
قوسین تھا اک پایۂ ادنیٰ شبِ معراج

چون بدر تھا روی شہِ والا شبِ معراج
اوس بدر کا یہ چاند تھا ہالہ شبِ معراج

ممتاز کیا سارے رسولوں میں اونھیں کو
کیا رتبۂ اعلیٰ انھیں بخشا شبِ معراج

تھے جملہ ملک محوِ جمالِ شہِ عالم
محبوب کا تھا حسن دوبالا شبِ معراج

مہرِ رخِ حضرت کی جو ضو عکس فگن تھی
اجرامِ فلک تھے تہ و بالا شبِ معراج

گو پہلے بھی تو نورِ مجسم تھے محمد
پر نور سراپا تھا سراپا شبِ معراج

یوسف کا یہ تھا حال کہ سکتے میں کھڑے تھے
دیکھا جو نبی کا رُخِ زیبا شبِ معراج

آداب بجا لائے بہت خوش ہوئے ملک
تھے منتظرِ شاہِ مسیحا شبِ معراج

نبیوں کو تھی حضرت کی زیارت کی تمنا
پوری ہوئی اُن سب کی تمنا شبِ معراج

بلوا کے اُنھیں عرش پہ خلاقِ جہاں نے
ظاہر ہی کیا قربِ نبی کا شبِ معراج

پا سکتا ہے کوئی نہ کسی نے کبھی پایا
احمد کو دیا حق نے جو پایہ شبِ معراج

امت کی سفارش کی جنابِ احدی سے
پوری ہوئی ہر ایک تمنا شبِ معراج

اس امتِ مرحومہ کو کیا خوف ہی زاہد
کر آئے سفارش شہِ والا شبِ معراج

دیگر

جب عرش پہ پہونچے شہِ والا شبِ معراج
رتبہ میں ہوا عرش دوبالا شبِ معراج

آیاتِ عجیبہ کو جو دیکھا شبِ معراج
کی سیر پیمبر نے ہی کیا کیا شبِ معراج

ہر امرِ اہم طے ہوا حقا شبِ معراج
پوری ہوئی ہر ایک تمنا شبِ معراج

فتراک کو پکڑے ہوئے تھے ساتھ نبی کے
پایہ تھا یہ جبریل نے پایا شبِ معراج

ممتاز کیا اپنی تقرب سے نبیؐ کو
قوسین تھا اک پایۂ ادنیٰ شبِ معراج

پایہ یہ کسی اور نبی نے نہیں پایا
محبوبِ الٰہی نے جو پایا شبِ معراج

قطعہ درباب دفع دخل مقدر

اللہ تو ہے تحت میں اور فوق میں ہر جا
کیوں عرش پہ حضرت کو بلایا شبِ معراج

اظہار تھا محبوب کے رتبے کا جو منظور
بلوایا سرِ عرشِ معلّٰی شبِ معراج

تھی سیر جو منظورِ نظر خیرِ بشر کو
رضواں نے تھا جنت کو سنوارا شبِ معراج

جس دم کہ سنا آتے ہیں محبوبِ الٰہی
سر غرفوں سے حوروں نے نکالا شبِ معراج

جھک جاتے تھے قدسی پئ تعظیم ادب سے
جاتے تھے جہاں سیدِ طاہا شبِ معراج

فردوس کی کی سیر رسولِ دوسرا نے
اور کوثر و طوبےٰ کو بھی دیکھا شبِ معراج

قطعہ

موسیٰ نے سفارش کی جو حضرت سے ہماری
سرور نے شفاعت کی دوبارا شبِ معراج

تب پانچ نمازیں ہوئیں اک ماہ کے رو سے
تخفیف کے درپے تھے جو موسیٰ شبِ معراج

گو نور سراپا تھا سراپائے محمدؐ
افزوں تھا مگر حسن سراپا شبِ معراج

محبوب نے جو کچھ کہ کہا بس وہی مانا
الطاف کیے حق نے ہیں کیا کیا شبِ معراج

سدرہ سے جو آگے نہیں بڑھ سکتے تھے جبریلؑ
دربار میں حضرت ہی تھے تنہا شبِ معراج

تقریر جو کرتا تھا خدا ختمِ رسُلؐ سے
آوازِ علیؑ آتی تھی گویا شبِ معراج

کر آئے مُحِبّوں کی سفارش شہِ والا
دربار میں تھا ذکر ہمارا شبِ معراج

وہ دستِ یدُاللہ تھا اللہ نے زائرؐ
کاندھے پہ پیمبرؐ کے جو رکھا شبِ معراج

دیگر

اللہ سے احمدؐ ہوئے واصل شبِ معراج
کیا قربِ نبیؐ کو ہوا حاصل شبِ معراج

کیا وصل ہوا عاشق و معشوق میں باہم — باقی نہ تھی کوئی حدِ فاصل شبِ معراج
ادنےٰ سی ہے یہ بات کہ ادنےٰ سے بھی ملاکر — پردہ بھی نہ تھا بیچ میں حائل شبِ معراج
تقریر تھی اللہ کی لہجہ میں علی کے — گویا شہِ مردان بھی تھے شامل شبِ معراج
جس شے کی تمنا کی رسولِ عربی نے — ہر ایک تمنا ہوئی حاصل شبِ معراج
فردوس میں حاضر ہوئی پیشِ شہِ ابرار — جس شے پہ طبیعت ہوئی مائل شبِ معراج
نورِ رخِ احمد کی جو ضو عکس فگن تھی — ہر ذرہ ہوا تھا مہِ کامل شبِ معراج
وہ کونسا تھا رتبۂ اعلےٰ کہ نہ پایا — ہر فضل کے احمد ہوئے قابل شبِ معراج
خالق کی عنایت سے رسولِ دوسرا کی — نبیوں کو زیارت ہوئی حاصل شبِ معراج

کچھ نہیں زائر کی ہے بخشش اُمت
اللہ سے احمد ہوئے سائل شبِ معراج

دیگر

عرشِ اعظم پہ ہوا ہر پیمبر معراج — دوشِ احمد پہ تھا مرتضائی حیدرِ معراج
جو کہ معراج کے منکر ہیں وہ احمق ہیں کمال — یہ نہیں سوچتے ہے قدرتِ داور معراج
قدرتِ قادرِ مختار کے وہ منکر ہیں — جو نہیں مانتے ہیں ہر پیمبر معراج
گرچہ معراج بڑا ایک ہے لیکن چھوٹے — اور بھی ہیں شہِ ابرار کے اکثر معراج
اُمِ ہانی کے گئے گھر سے جو سردارِ اُمم — یہی جسمانی ہی اور سب سے ہے بڑھکر معراج
جسمِ اطہر سے گئے عرشِ معلیٰ پہ رسول — نہیں اشکال کہ ہے قدرتِ داور معراج

راہِ باری میں فدا ہو کی ہوا ہی حاصل
بابی انت و امی شہِ والا کو
جو غلامانِ علی ابنِ ابی طالب ہیں

سرِ شبیر کو نیزہ کی انی پر معراج
سختیاں جھیل کے آتا ہی میسر معراج
واسطے اونکے نمازیں ہیں مقرر معراج

ہم ہیں مشغولِ ثنای شہِ والا انام
ہم کو ہوتا ہی اسیطرح میسّر معراج

باب جیم فارسی

اہلِ دنیا یہہ سمجھتے ہیں کہ ہی عقبےٰ ہیچ
ہیچ کیو اسطے ہیچ کہا اتنے ہمہ ہیچ
جو نظر آتا ہے دنیا میں وہ ہے سب ہیچ ہی ہیچ
ہیچ اگر مل بھی گیا ہیچ یہ کیا خوش ہونا
جو کہ ہاتھ آئے نہ مسرور ہو اوسپر اے دل

اہلِ دیں کو ہی یقیں اسکا کہ ہی دنیا ہیچ
شک نہیں اسمیں کہ ہی دنیا و مافیہا ہیچ
ہیچ سے دل کا لگانا ہی دلا حقا ہیچ
ہیچ اگر فوت ہوا غم بھی تو ہی اسکا ہیچ
اور نہ مغموم ہو فائت پہ ہیں کُل اشیا ہیچ

اسمیں کچھ شک نہیں ہر شی کو فنا ہی زاہد
ما سوی اللہ ہی جو چیز وہ ہے حقا ہیچ

باب الحاء المہملہ

ہو جو سیراب تری شربتِ دیدار روح
عشق رکھتی ہے بہت احمدِ مختار سے روح
جبتلک ہو نہ مشرف تری دیدار سے روح

یا نبی پائے شفا میری ہر آزار سے روح
پائیگی لطف نہ کیوں خلد کی گلزار سے روح
یا نبی نکلیگی ہرگز نہ تنِ زار سے روح

پاک وہ مجھکو ملی ایزدِ غفار سے روح
ربط رکھتی ہی بہت عترتِ اطہار سے روح

رَوح و ریحان میں راحت سے ملی راحِ جناب
یا اودھر نکلی ہمارے تنِ بیمار سے روح

پاک بندے ہیں جو اللہ کے اونپر ہی فدا
کیا ملی پاک ہمیں ایزدِ غفار سے روح

شکر صد شکر دیا حق نے شرف یہہ ہمکو
رکھتی ہی خوب تعلق مری اخیار سے روح

حملہ کفار سے ہیں ایزد و احمد ناراض
کیوں نہ بیزار ہو پھر اپنی بھی اشرار سے روح

سنکے احوالِ قیامت کی ہی زہرہ پانی
کانپے کیونکر نہ بھلا حشر کے آثار سے روح

ذوالفقارِ اسد اللہ تو کھچتے کھچتے
رونمائی میں بھی لے لیتی تھی دو چار سے روح

نوکِ خارِ رہِ طیبہ کے ہیں تلوے مشتاق
متنفر ہے بہت نزہتِ گلزار سے روح

پہلے اُن سے بھی یہاں وعدۂ جنت لونگا
ملک الموت کو تب دونگا میں اقرار سے روح

زائر آئیں گے نہ جبتک کہ نبی و حیدر
نہیں نکلیگی ہماری بھی تنِ زار سے روح

باب الخاء

اصل اخلاق تواضع ہی سب آداب ہیں شاخ
کوئی رتبہ نہیں پا سکتا ہی مردِ گستاخ

عقل انسان کے سر میں ہو نہ گو ہو سر پہ
تاج و دستار و عمامہ و کلاہِ پاپاخ

یاں جو ڈالیگا نظر سوی حرام اوسکی وہاں
پھیرینگے آنکھونمیں جلتی ہوئی لوہی کی سلاخ

اصل طوبےٰ تو نبی اور علی کے گھر سے
لیک ہر مومنِ دیندار کے گھر اوسکی ہی شاخ

صاحب العصر کی واں ہم نے زیارت کی تھی
کس طرح یاد نہ ہم رکھیں مدینے کا مناخ

شجرۂ طیبہ کی جڑ ہیں نبی و حیدر — فاطمہ پھول ہیں سبطین ہیں پھل مومن شاخ

التجا ہی یہی زائر کی کہ ای رب کریم
اب دوبارہ مجھے دکھلا دی مدینے کا مناخ

باب الدال المہملہ

طوبیٰ سے ہی بڑھکر قدِ دلجوی محمد — خورشید ہے روشن رخِ نیکوی محمد

ایمان کی محراب ہے ابروی محمد — اور کعبۂ اسلام ہیں گیسوی محمد

کس شوق سے مائل ہے مدینے کیطرف کو — سو جان سے ہی جذبۂ دل سوی محمد

والشمس کی توضیح ہے پیشانیٔ سرور — واللیل کی تفسیر ہی گیسوی محمد

وہ حق کا کلام اور یہہ اللہ کا ہے نور — قرآن ہے مومن کیلیے روی محمد

قرآن میں مدّاح ہے خود حضرتِ باری — اللہ رے کیا خلق تھا کیا خوی محمد

سروِ چمنِ قدرتِ خلّاقِ دو عالم — عالم میں ہوا قامتِ دلجوی محمد

جس کوچے سے گذرا وہ گلِ باغِ نبوت — پہروں رہی اوس کوچہ میں خوشبوی محمد

ہاتھہ آیا ہے حیدر کو عجب رتبۂ عالی — ہیں دستِ خدا قوتِ بازوی محمد

ہر وقت دل و جاں سے رہے حامی و ناصر — تھے شاہِ نجف قوتِ بازوی محمد

چل زائرِ احمد درِ احمد پہ دوبارہ
حقا کہ ہے فردوسِ بریں کوی محمد

دیگر

اللہ کی سرکار میں مختار ہیں احمدؐ — اسواسطے موسوم بہ مختار ہیں احمدؐ
کس رتبۂ اعلیٰ کے سزاوار ہیں احمدؐ — کونین کے مختار ہیں سردار ہیں احمدؐ
کیا حسن ہے اس حسنِ خداداد کے صدقے — جس حسن سے اللہ کے دلدار ہیں احمدؐ
العظمۃ للہ ہے کیا شان نبیؐ کی — اللہ کے ہاں رونق دربار ہیں احمدؐ
کیا دخل ہے غیروں کو حبیب و محب میں — خالق کے امین محرم اسرار ہیں احمدؐ
یوں مژدۂ جانبخش مسیح نے دیا تھا — اب بعد مرے آنیکو تیار ہیں احمدؐ
کیا مرتبہ خالق نے پیمبر کو دیا ہے — واللہ کہ کل خلق کے سردار ہیں احمدؐ
جز رتبۂ خالق کہوں جو کچھ وہ بجا ہے — ہر مدح و ستایش کی سزاوار ہیں احمدؐ

قطعہ

موسیٰ سے تو جنگل میں اتروایا ہے جوتا — پر دیکھو کہ کس رتبے کے حقدار ہیں احمدؐ
نعلین کو پہنے ہوئے ہیں عرش پہ پہنچے — حقا کہ عجب صاحبِ مقدار ہیں احمدؐ
جسطرح علی دشمنِ احمد سے ہیں ناخوش — اعدای علی سے یونہیں بیزار ہیں احمدؐ
مولای جہاں بعد پیمبر کے علی ہیں — مالک ہیں وہ جسطرح سے مختار ہیں احمدؐ
کیا جنس ہے اشکِ غمِ شاہنشۂ مظلوم — جس جنس کے محشر میں خریدار ہیں احمدؐ

ای زائرِ احمد تجھے بخشائینگے حق سے
اللہ کی سرکار میں مختار ہیں احمدؐ

ودیگر

بالائی

خود خالقِ عالم ہوا شیدای محمد	ای صلّ علی حسن سراپای محمد
کیا جان ہی جسکو ہی تولای محمد	کیا دل ہے مبارک جو ہے شیدای محمد
سوچو تو بھلا حسنِ سراپای محمد	ہی قادرِ مختار بھی شیدای محمد
ہی چاند سے روشن رُخِ زیبای محمد	طوبےٰ سے ہی برتر قدِ رعنای محمد
عرفانِ الٰہی ہی محمد ہی کو حاصل	ہی ایزدِ دانا ہی شناسای محمد
اللہ کا منکر ہے جو منکر ہے نبی کا	ہی حبِّ خدا عین تولای محمد
یہہ موجبِ عزت ہے پہ ہر شاہ و گدا ہے	سر پر جو ہی نقشِ کفِ پای محمد
یہہ خالقِ کونین کے محبوب ہیں حقا	کیونکر ہو بھلا پھر کوئی ہمتای محمد
موسیٰ کی مناجات تو تھی طور پہ لیکن	اللہ رے ہی عرشِ بریں جای محمد
آنکھونکے لیے کحلِ جواہر سے ہی بہتر	ہاتہہ آئے اگر خاکِ کفِ پای محمد

سو جان سے زائر ہی فدا آلِ نبی پر
سو دل سی ہوں میں والہ و شیدای محمد

دیگر

ہے ایزدِ کریم کی ہمکو ثنا پسند	یا مدحتِ جنابِ رسولِ خدا پسند
ہے کذب و کبر خالقِ عالم کو ناپسند	صدق و فروتنی کو ہی کرتا خدا پسند
آزارِ بے دوا کے وہاں دور ہوتی ہیں	کیونکر نہ ہو مدینی کی آب و ہوا پسند
جن ہیں کہ دخل عجب و ریا کو ذرا نہیں	ایسی عبادتونکو ہی کرتا خدا پسند

مداح کو بہشت میں گھر دیگا کردگار	کرلیں جو ایک بیت بھی خیر الوریٰ پسند
کیسی ہی گو عبادتِ باری کرے بشر	بے حُبِ اہلِ بیت ہے خالق کو نا پسند
اے چشم رُو حسین کی ماتم میں رات دن	کرتا ہے اس بکا کو بہت کبریا پسند
نعتِ رسولِ پاک عبادت ہماری ہے	مداحِ مصطفےٰ کو ہے کرتا خدا پسند

سنت کریں مسیح کی زائر یہہ کیا ضرور
نامِ نبی ہے ہمکو تو بہرِ شفا پسند

دیگر

ہے عرشِ معظم کا تارا محمد	خدا کو ہے خلقت میں پیارا محمد
قیامت کے دن اسمیں کچھہ شک نہیں	ہے بس عاصیوں کا سہارا محمد
نبی نفسی نفسی مگر امتی	کہے گا فقط اک ہمارا محمد
تھی بخشش جو خلقت کی منظورِ رب	تو دنیا میں حق نے اوتارا محمد
قیامت تو کیا بلکہ ہر ہول میں	ہمیشہ ہے شافع ہمارا محمد
ذرا سے بھی رونیکو شبیر کے	ق نہ کرتے تھے ہرگز گوارا محمد
اگر کربلا میں انھیں دیکھتے	تو کیا کرتے افسوس چارا محمد
ہیں اپنا محبوب حق نے دیا	بنایا ہے شافع ہمارا محمد

نہیں حشر میں خوف کچھہ ہمکو زائر
کہ ہے عاصیونکا سہارا محمد

آنکھوں میں نورِ احمدؐ دل میں ولای احمدؐ
جاں ہی نثارِ احمدؐ دل ہی فدای احمدؐ

دوزخ سے عاصیوں کو جبدم بچای اپنے احمدؐ
کل خلق سے نہ افزوں کیوں ہو بہای احمدؐ

وردِ زباں ہے اپنے ہر دم ثنای احمدؐ
سو جان سے ہمیشہ دل ہی فدای احمدؐ

عرشِ بریں پہ جاکر کیں حق سے کسنے باتیں
یہہ رتبہ کس نے پایا دیکھو سوای احمدؐ

اکمہ کی آنکھیں ہوویں روشن بس ایک پل میں
سرمہ کی جا لگائے گر خاکِ پای احمدؐ

حاصل کسی نبی کو ایسا نہیں ہوا ہے
رتبہ ہوا تعیّن جو کچھہ برای احمدؐ

شتاق ہوں میں یارب تیری کرم سی حاصل
دنیا و آخرت میں ہووی لقای احمدؐ

پہلے پیمبروں کے اعجاز اب کہاں ہیں
قرآں ہی معجزہ پر اب تک برای احمدؐ

شلِ عطای باری ہی حصر غیر ممکن
بے انتہا ہی بیشک جود و عطای احمدؐ

کچھہ شک نہیں کہ زائر دن حشر کے نہیں ہے
بہرِ عصاہ شافع کوئی سوای احمدؐ

باب الذال المعجمہ

نہیں دائم کوئی کلام لذیذ
لیک قرآن ہی مدام لذیذ

جسکے پڑھنے میں ہے مزہ ہر بار
ہے وہ اللہ کا کلام لذیذ

پاتے ہیں سب زبان و دل لذت
کسقدر ہے علی کا نام لذیذ

ہی زبانِ خدا زبانِ علیؑ
کیوں نہو اُن کا پھر کلام لذیذ

داب تھا یہہ نبی و حیدر کا
کبھی کھاتے نہ تھے طعام لذیذ

ہیں علیؑ ولیِ ہمیِ خدا
کیوں نہ پھر اونکا ہووے نام لذیذ

شاہ تشنہ دہن تجھے زائر
دیں گے نہرِ لبن کے جام لذیذ

باب الراء المہملہ

بھٹکا جو کوئی دینِ پیمبر سے نکل کر
دوزخ میں گیا رحمتِ داور سے نکل کر

آئے جو علی قلعۂ خیبر سے نکل کر
احمدؐ بھی بڑھے خیمۂ انور سے نکل کر

ظاہر ہوں جو شہ غیبتِ اکبر سے نکل کر
لبیک کہوں قبر کے اندر سے نکل کر

شمعِ رخِ محبوبِ الٰہی کو جو دیکھا
پروانہ بنا قلب مرا بر سے نکل کر

پر اپنے بچھاتے ہیں ملک پاؤں کے نیچے
طیبہ کو جو چلتا ہے بشر گھر سے نکل کر

اوس عقلِ نخستیں کے سراپا کو جو دیکھا
قرباں ہوئی ہر عقلِ رسا سر سے نکل کر

جس شخص نے تصدیق تھی کی خیر بشر کی
آیا طرفِ خیر ہے وہ شر سے نکل کر

رفعت ہی تو ہی کسر سے اور رفع سی ذل ہے
ای دل نہ کبھی نصب کو لے جر سے نکل کر

صد شکر کہ تصدیق جو کی تھی وہ نبھادی
آئے تھے بلیٰ کہکے جو ہم ذر سے نکل کر

میں داخلِ حداتِ حسینؑ ابن علی ہوں
ای خالقِ عالم صفِ محشر سے نکل کر

قطعہ

کچھ شک نہیں اللہ کے افضال ہے مہدی
جب آئیں گے یاں غیبتِ اکبر سے نکل کر

جبرئیل کی آواز پہ اک چشم زدن میں
مکہ میں پہونچ جائیں گے ہم گھر سے نکل کر

اللہ کا بندہ ہوں غلام آلِ نبی کا
کہدونگا یہ زائر صفِ محشر سے نکل کر

مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات جلّ جلالہٗ و عمّ نوالہٗ

کر رحم مرے حال پہ ای کل کے مددگا	تو قادرِ مختار ہے میں عاجز و ناچار
تو راحم و غفّار ہے میں خاطی و مذنب	کر رحم مرے حال پہ ای راحم و غفار
کر سکتے نہیں ہم ترے احسانوں کی گنتی	اور شکر ادا کر نہیں سکتے تہ از نہار
جس عضو سے ہم شکر بجا لائیں الٰہی	ہے وہ بھی عطیہ ترا ای داورِ دادار
ناچار ہوں بیمار ہوں ای شافیِ مطلق	دی صحتِ کلّی بحقِ احمدِ مختار
قوت میں بہت ضعف ہی اور ضعف میں قوت	امراض کی شدت سی ہر اک عضو ہی بیکار
امراض پہ امراض ہیں اسقام پہ اسقام	اوجاع پہ اوجاع ہیں آزار پہ آزار
فرماتا ہی تو آپ کہ سائل کو نہ جھڑکو	میں بندہ سائل ہوں تو ہی قاضی اوطار
میں ہوں ترا مملوک تو ہی مالک و آقا	تو معطی و وہاب ہی میں سائل و نادار
یارب درِ مقصود سے دامن مرا بھر دے	خالی مجھے رد کیجو نہ ای ایزدِ غفار

اس زائرِ احمد کے گناہوں کو مٹا دے
اور مجکو شفا بخش پی عابدِ بیمار

دیگر

نالہ جو بڑھا سینۂ مضطر سے نکل کر	تا عرش گیا گنبدِ اخضر سے نکل کر

ہی کہفِ خلائق درِ سلطانِ مدینہ
ہرگز نہیں ہم جائیں گے اس در سے نکل کر

لطف آیا ہمیں نزہتِ فردوسِ بریں کا
جب باغِ مدینہ کو گئے گھر سے نکل کر

اوس نور کو دیکھا تو یہہ میرا دلِ دانا
بچونکی طرح لوٹ گیا بر سے نکل کر

جز سوی جہنم نہ ملا راستہ اوسکو
گمرہ جو ہوا شرعِ منور سے نکل کر

زیرِ قدمِ زائرِ محبوبِ الٰہی
ہیں بالِ ملک چلتا ہے جب گھر سی نکل کر

تم عاشقِ محبوبِ الٰہی ہو تو زائر
طیبہ کو چلو جلد بس اب گھر سی نکل کر

دیگر

خلد میں جبکہ چلیں شاہ لبِ جو ہو کر
خم ہو طوبےٰ اپے تسلیم جو ابرو ہو کر

ہمسری کا جو کری زلفِ نبی سے دعویٰ
ہی خطا مشکِ ختن آپ صد آہو ہو کر

باغِ احمد کا وہ بلبل ہوں کہ مر کر بھی مدام
روح میری گلِ طیبہ میں رہے بو ہو کر

ہاتھ آیا ہی عجب رتبہ علیؑ کو واللہ
دستِ خالق ہوئے احمد کا وہ بازو ہو کر

کیا وفادار تھا سقای شہ تشنہ لباں
پیاسا کوثر کو گیا آہ لبِ جو ہو کر

ہاں لے ناصحِ مشفق کی نصیحت اے دل
گفتگو کیجو کسی سے نہ خفا تو ہو کر

آیا ہی خلقِ محمد کی ثنا میں آیہ
بن نہ بدخلق غلامِ شہ خوشخو ہو کر

اُنس واجب ہی کہ انسان میں پایا جائے
آدمی ہو نہ درندہ کوئی بدخو ہو کر

آدمی کو ہی یہہ لازم کہ ہو فظّاً غلیظ
زندگی تیر کری خلق میں خوشخو ہو کر

نہیں جائز ہے کبھی جزعِ غمِ دنیا میں — نہ بہا کر دلِ غمدیدہ تو آنسو ہو کر

لغو ہے آدھی جو تیز ہو تو آدھی ہو ٹیر — آدمی کو ہے یہہ لازم رہے یک سُو ہو کر

اشک آنکھونسے جو ٹپکے غمِ سرور میں تو وہ — دُرِ خوش آب ملے ہیں ہمیں آنسو ہو کر

یا الٰہی مجھے حاصل ہو نعیمِ دائم — رحم فرمائے رضا ہند اگر تو ہو کر

ابتو اس ملک سے ہجرت ہے ضروری آہ
ہاں مدینے کو چلو ہند سی یکسو ہو کر

باب الزاء المعجمہ

ہجرِ طیبہ نہیں اب ہمکو گوارا ہرگز — ہند میں جی لگتا نہیں ہے ہمارا ہرگز

رحم کر رحم تری ذات ہی راحم یارب — جز تری ذات نہیں کوئی سہارا ہرگز

یا نبی جلد مدینے میں بلا لو ہمکو — جی نہیں ہند میں لگتا ہی ہمارا ہرگز

آنکھ اوٹھا کر نہ کبھی ہند کو دیکھوں نہار — اوسکی صورت نظر آئے نہ دوبارا ہرگز

فرقتِ روضۂ احمدؐ میں وہ رنجور ہوں میں — ہو نہیں سکتا ہی جس رنج کا چارا ہرگز

ہجرِ طیبہ میں یہہ دل جلتا ہی گو کہتے ہیں — قائم النار نہیں ہوتا ہی یارا ہرگز

بحرِ دنیا کے معاون ہیں جو دریا اونکے — یم غم کا نظر آیا نہ کنارا ہرگز

نفسِ سرکش کو کیا رام جو تونے زائر
دل کو اسطرح کسینے نہیں مارا ہرگز

دیگر

باب السین المہملہ

یوں ہیں نبی ہمارے پیمبر کے آس پاس
جیسے کہ تارے ہوں مہ انور کی آس پاس

لکھا ہے کربلا میں کہ دن رات روتے ہیں
قدسی مزار سبط پیمبر کے آس پاس

بھر بھر کے جام ساقی کوثر پلائیں گے
ہم لوگ جبکہ پہونچیں گے کوثر کے آس پاس

گر مصطفٰے و شیر خدا تک نہ پہونچیں گے
بیٹھیں گے ہم بلال کے قنبر کے آس پاس

محشر میں پھر مواخذہ ہم سے نہیں ہے کچھ
ہونگے جو دفن روضۂ حیدر کے آس پاس

انصار گرد یوں تھے حسین شہید کے
پروانہ جیسے شمع منور کے آس پاس

ریحان مصطفٰے کے تھے یوں گرد سب رفیق
جسطرح بلبلیں ہوں گل تر کے آس پاس

اب خاطر شریف کو چل زائر رسول
تا دفن ہو تو روضۂ سرور کے آس پاس

باب الشین المعجمہ

جسم تک میرے نہ پہونچائے زبانہ آتش
یا الٰہی مجھے ہرگز نہ دکھانا آتش

اک
گر نہ دنیا میں کوئی دشمن حیدر ہوتا
خلق کرتا نہ کبھی ایزد دانا آتش

پیاس کیوقت ملیگی انھیں پیپ اور حمیم
نار میں ہوویگا کفار کا کھانا آتش

فی مودۃ القربی بسید علی ھمدانی فی المودۃ السادسۃ عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو اجتمع الناس علی حب علی ابن ابی طالب لما خلق اللہ النار۔ ترجمہ۔ کتاب مودۃ القربےٰ میں سید علی ہمدانی

تیری محکوم ہیں ای نائبِ احمد ہر چیز
آب و گل ارض و سما ریح و زبانہ آتش

اپنے محبوب کے زائر کو دی دوزخ سی نجات
یا الٰہی مجھے ہرگز نہ دکھانا آتش

باب الصاد المہملہ

پوچھا جاتا ہے وہاں پر تو عمل میں اخلاص
حبذا وہ کہ جو رکھتا ہی بغل میں اخلاص

اسمیں کچھ شک نہیں اعمال ہیں اوسکی مقبول
جو کہ رکھتا ہی ہر اک طرح عمل میں اخلاص

گر تکبر کیا یا آئی ریا تو فورًا
دور ہو جاتا ہی بس ایک ہی پل میں اخلاص

تا ابد اونکا ہی قائم نہیں کچھ شک اسمیں
نیک بندی کہ جو رکھتے تھی ازل میں اخلاص

سیدھے سادی جو چلے جاؤ تو سب نیک ہیں کام
رہ نہیں سکتا تکبر میں نہ جل میں اخلاص

نیک بندی وہی اللہ کے ہیں ای زائر
دائمًا رکھتے ہیں جو شخص عمل میں اخلاص

حضرت عمرؓ خطاب سے روایت کی ہی وہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اگر لوگ سب علی بن ابی طالب کی محبت پر جمع ہو جاتے تو خدا یتعالی دوزخ کو پیدا ہی نکرتا و ایضًا ۔ روی ابن شیرویہ الدیلمی فی کتابہ فردوس الاخیار عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا اجتمع الناس علی حب علیؑ ما خلق اللہ النار ۔ ترجمہ ۔ ابن شیرویہ دیلمی نے فردوس الاخبار میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہا اونہوں نے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اگر سب لوگ محبت علی پر جمع ہو جاتے تو خدا دوزخ کو پیدا نکرتا اس حدیث کو اور بہت سے محدثین نے بھی اپنی کتب میں وارد کیا ہی ۔ منہ

باب الضاد المعجمه

خواب میں پایا پیمبر کے جو دیدار کا فیض
قابلِ دید ہے اس طالعِ بیدار کا فیض

خلق ہوتے جو نہ احمد تو نہ ہوتا کوئی
اور نہ ہوسکتا عیاں خالقِ غفار کا فیض

ماہ و خور ابر و ہوا آب و غذا میوہ و گل
سب ہیں اشیا جزو کل سید ابرار کا فیض

اب جو مذنب نہیں دنیا میں معذب ہوتے
عام خلقت پہ یہ ہے احمدِ مختار کا فیض

سوچیں انصاف سے گر علم و عمل کو زائر
ساری خلقت پہ ہے یہ حیدرِ کرار کا فیض

باب الطاء المهمله

طور پر جو کہ درخشاں تھا قبس شمع نمط
دل میں جلوہ ہے اوسی نور کا بس شمع نمط

مرقدِ نورِ الٰہی ہے نہ کیوں روشن ہو
رات بھر روضۂ احمد کا کلس شمع نمط

کیا ہی ایذا ہمیں فساق نے دی عشرہ میں
دلِ غمدیدہ جلا اکی برس شمع نمط

صرصرِ کفر سے گل ہوگیا ایماں کا چراغ
روؤ ان راتوں میں شبیر پہ بس شمع نمط

قبر میں ہوگی نہ کچھ لیمپ کی حاجت زائر
داغ ہی ماتمِ شبیر کا بس شمع نمط

باب الظاء المعجمه

بیشک ہے بہت بڑا ہنر وعظ
زیبا عالم کو ہے مگر وعظ

واعظ جو نہ آپ متعظ ہو
کرتا نہیں اوسکا کچھ اثر وعظ

اب ان دنوں میں بہت سے بعلم
کرتے پھرتے ہیں در بدر وعظ

خود او نحو شعور کچھہ نہیں ہے
بیہودہ وہ کرتے ہیں مگر وعظ

رجماً بالغیب ہیں وہ اقوال
کرتا ہے جو مرد بے خبر وعظ

ق
قرآن و حدیث کے مطابق
واعظ تیری ہے یہہ اگر وعظ

تصدیق و قبول کے ہے قابل
بیشک ہوویگی پُر اثر وعظ

واعظ گر جھوٹ بک رہا ہے
ہرگز نہ سنو وہ کان دھر وعظ

دے دخل نہ کذب و افترا کو
جس وقت کرے کوئی بشر وعظ

ہو حال بھی قال کے موافق
بیشک کرتی ہی تو اثر وعظ

واعظ زائر سے سیکھہ لے تو
کرنی ہو تجھے کہیں اگر وعظ

باب العین المہملہ

والله تھی حسین طریق نبی کی شمع
اعدا نے وی بجھا وہ صراط سوی کی شمع

سوچا نہ اشقیا نے بجھا نیکے وقت آہ
اکبر نبی کی شمع ہی اصغر علی کی شمع

کیا حاجت چراغ لحد میں ہمیں کہ ہی
سینے میں داغ ماتم سبط نبی کی شمع

اعدا نے سرکشی سے یہہ طوفاں بپا کیا
جس سے بجھی وہ راہ خدا ہی قوی کی شمع

تاریکی لحد سے نہیں خوف کچھہ ہمیں
زائر ہے دل میں اپنی ولای علی کی شمع

باب الغین المعجمہ

ہوتا ہے ایتلاف سے پیدا بڑا فروغ
جن میں نہ اتحاد ہوا اون کو ہو کیا فروغ

دیتا ہے اتحاد کو اُن کے دلوں میں جا
جس قوم کو ہی کرتا عنایت خدا فروغ

باعث فروغ کا ہیں شہنشاہ انبیا
سارے جہاں کو ہی انھیں سے ملا فروغ

تاریک تھا جہاں جہالت سے سربسر
نورِ نبی سے اسکو ہی حاصل ہوا فروغ

ماؤں کو اور بہنوں کو اور بیٹیونکو گو
جورو بناتے تھے تھا اسی طرز کا فروغ

کرتے تھے سب برہنہ زن و مرد طوف بیت
ایسی وقاحت اور جہالت کا تھا فروغ

اِن سب جہالتوں کو کیا دور شاہ نے
سارے جہانکو نورِ نبی نے دیا فروغ

سارے جہانمیں علم کے دریا بہا دیئے
فیضِ نبی سے خلق نے پایا بڑا فروغ

سارا جہاں کر دیا روشن رسولؐ نے
مہرِ رخِ حضور نے بخشا ہے کیا فروغ

ہر ایک امرِ بد کو مٹایا جہان سے
جو جو کہ نیک امر تھے اونکو دیا فروغ

قسّیس بھی بہت سے ہیں قائل کہ خلق نے
نورِ محمدی سے ہے پایا بڑا فروغ

نورِ محمدی سے ہی زائر کریم سے
سارے جہاں کو ہی عنایت کیا فروغ

باب الفاء

بلا شک ہی حق مصطفٰے کی طرف
یہہ ہی راہ سیدھی خدا کی طرف

نہ بھٹکو چلو مصطفٰے کی طرف
رہِ مصطفٰے ہے خدا کی طرف

رضای الٰہی جو مطلوب ہو
چلو مرقدِ مصطفےٰ کی طرف

گنہ پھر نہ سرزد کوئی ہم سے ہو
جو ہو وہیان روزِ جزا کی طرف

ہمیشہ بچیں ہم بُرے کام سے
تصور اگر ہو فنا کی طرف

ہوئی اوسکو تائیدِ حق شک نہیں
چلا جو کہ خیر الوریٰ کی طرف

ہے زائر کو بچپن سے میلانِ دل
نبی اور علی کی ثنا کی طرف

باب القاف

نیک کاموں کی دے خدا توفیق
یا الٰہی ہو اب عطا توفیق

امرِ بد کو تو خود ہیں ہم کرتے
خیر ممکن نہیں بلا توفیق

ہم سے ہوتے ہیں تب امورِ خیر
جب عنایت کرے خدا توفیق

کربلا کو ابھی روانہ ہوں
بخشے ہمکو جو کبریا توفیق

کام بگڑے ہوئے سنور جائیں
یا الٰہی جو ہو عطا توفیق

تیرے ہی لطف سے ہیں بنتے کام
ہو نہیں سکتا کچھ بلا توفیق

کربلا کے سفر کی یا اللہ
کر تو زائر کو اب عطا توفیق

باب الکاف

دیکھیں اب طالعِ رسا کب تک
ہمکو پہنچائے کربلا کب تک

اے فلک یہہ بھلا جفا کب تک | غدر مجھسے یہہ ہوئیگا کب تک
آہ سے میری کیا قصور ہوا | ارے ظالم یہہ نارسا کب تک
شب غربت میں یوں کروں نالے | اور اسطرح سے بکا کب تک
اے فلک اب بتا کہ رکھے گا | دوستوں سے مجھے جدا کب تک
دیکھیں ریواڑی کے مصائب کو | میری قسمت میں ہی لکھا کب تک
قید سے آکلِ گنبد کے اب | دیکھیں ہوتے ہیں ہم رہا کب تک
پُر بلا ہے یہہ ہند بدکردار | دور ہوتی ہے یہہ بلا کب تک
ہند میں ہمکو ڈالے رکھیگا | دیکھیں یہہ بختِ نارسا کب تک
دیکھیں دکھلاتی ہی ہمیں قسمت | روضۂ سبطِ مصطفےٰ کب تک

بجہہ امدادِ زائرِ احمد
دیکھیں آتے ہیں مرتضےٰ کب تک

جسکو کہے آپ ایزدِ پاک | لولاک لما خلقت الافلاک
کیا شان ہی اوسکی حبذا شان | رتبہ اوسکا ہی فوقِ ادراک
لاریب ہی وجودِ عالم | باعث ہی حبیبِ ایزدِ پاک
کرتا جو نہ خلق اونکو باری | ہوتا نہ سما نہ طبقۂ خاک
کیا سمجھے کوئی کہ مثلِ واجب | اونکی بھی ہی کنہ فوقِ ادراک
حامی داریں ہیں نبی ہیں | زائر کو نہیں ہی بیم اور باک

دہرِ دوں پرور وعدا رہے اب برسرِ جنگ
یا نبی آئیے امداد کو کیجے نہ درنگ

دیکھہ لو غور و تامل سے کہ یاقوت و گہر
ہو نہیں سکتے ہیں دندانِ نبی کے ہم سنگ

ہوتی ہے بابِ علومِ نبوی سے تائید
نعتِ محبوبِ الٰہی کا جو کیجے آہنگ

میری تحریر ہے تائیدِ محبّاں کرتی
میری تقریر ہے اعدا کے لیے تیرِ خدنگ

میرے اشعار ہیں مومن کیلیے شہد و شکر
میرے ہیں لفظ منافق کیلیے شلِ ترنگ

باغِ دنیا کی یہہ رونق ہے نبی کا صدقہ
او نبی باعث ہے گلِ دہر پہ یہہ آب یہ رنگ

یا علی کیجئے امداد بہت حیراں ہوں
گردشِ دہرِ مخالف سے ہے زائرِ دل تنگ

باب اللام

بجز الفت سے آشنا ہے دل
منبعِ چشمۂ حیا ہے دل

شک نہیں جو کہ بے ریا ہے دل
وہی مقبولِ کبریا ہے دل

نہ گرا اوسکو دیکھہ ای ظالم
سوچ لے خانۂ خدا ہے دل

سارے اعضا ہیں مقتدی اسکے
جسمِ انساں میں مقتدا ہے دل

معدنِ جود و عدل و رافت و عقل
منبعِ فضل اور وفا ہے دل

جو کہ ہے اہلِ درد اوسکا دل
درد والوں کی وہ دوا ہے دل

جو کہ مائل ہے سوئے حق بے شک
نورِ حق سے وہ پُر ضیا ہے دل

جو کہ رہتا ہے طالب مولے
دُرِ یکتا ہے بے بہا ہے دل

شاہِ مظلوم کی مصیبت میں
زائرِ آمادۂ بکا ہے دل

فردِ کامل از کتابِ ہستی ہر جزو و کُل
مصدرِ یٰس و طٰہٰ اولِ اسمائے کُن
اوّلِ منظورِ انظارِ عنایاتِ خدا
ناظمِ نظمِ جہاں کے ہیں مسدس کیلیے
باغبانِ باغِ عالم کے چمن کی زیب ہیں
مالکِ روزِ جزا کے گھر کے یہہ مختار ہیں
اونکے صدقے سے بنے ہیں سب زمیں آسماں
شکرِ حق رکھتے ہیں ہم اوس سے توسل جو کہ ہی

مطلعِ دیوانِ قدرت مقطعِ نظمِ رُسُل
مرجعِ یُعطیک ربک ہادیِ خیر السُّبُل
نائبِ دارائے مطلق حاکمِ جملہ دوَل
آخرینِ مصرعہ برجستہ سلطانِ رُسُل
گلبنِ گلزارِ قدرت کیلیے شاداب گل
کل اُمم محتاج ہیں اونکی اواخر و اول
دشت و در مدن و قفار و باغ و راغ و خار و گل
پیشوائے ماسوی اللہ مقتدائے جزو و کل

باب ب

طے کرینگے برق کی مانند زائر دیکھنا
پیچھے پیچھے احمدِ مرسل کے ہم محشر کا پُل

المیم

فرض ہے لائیں بجا شکرِ خدائے کریم
خالقِ کل کائنات رازقِ ہر ذی حیات
ناظمِ نظمِ جہاں عالمِ سرّ و عیاں
عادل و غفار ہی قادرِ مختار ہے
واسع و وہاب ہے مغنیِ اوہب ہے

ہے وہ قریب و مجیب ہی وہ رؤف و رحیم
فالقِ حب و نوات عالم و دانا حکیم
حاکمِ کون و مکاں حکم ہے جسکا قدیم
راحم و قہار ہے معطی و واہب کریم
فاتحِ ابواب ہے غافرِ ذنبِ عظیم

خالقِ حب و نوا منزلِ ما از سما
مرسلِ ریح و ہوا ہو قصدِ نارِ حریم

صانعِ مصنوع ہے خالقِ مخلوق ہے
رازقِ مرزوق ہے ناشرِ عظمِ رمیم

مالکِ ممسوک ہے مالکِ مملوک ہے
رازقِ مملوک ہے فرح و الم کا قسیم

ہے وہ یگانہ صمد اوسکا نہ اب نے ولد
مالکِ ملکِ ابد داورِ حکمِ قدیم

فاطرِ ارض و سما مالکِ روزِ جزا
منعمِ شاہ و گدا افضل ہیں جسکے قویم

واحد و یکتا ہے وہ واہبِ اشیا وہ ہے
معطی و دانا ہے وہ فضل ہیں اوسکی عمیم

جاعلِ ظلمات و نور قاسمِ رنج و سرور
آمرِ شمس و بدور خالقِ صبح و صریم

قادرِ مطلق ہے وہ حاکمِ برحق ہے وہ
زائر اوسکی ہے ذات رحیم و کریم

عرش پر پہونچی پیمبر کے قدم
دوشِ پیغمبر پہ حیدر کے قدم

ابنِ حیدر پر شجاعت ختم ہے
کھیت سے سرگئے نہ سرور کے قدم

چاہتا ہوں چوم لوں اوس خاک کو
ہوں جہاں شبیر و شبر کے قدم

سنگ پر نقشِ کفِ پا ہوتا تھا
دیکھو پتھر پر پیمبر کے قدم

حاضرِ دربارِ عالی ہو کے میں
چوم لوں یارب پیمبر کے قدم

چاہتا ہوں ہوئے سر زائر کا واں
جس جگہہ پر ہو ویں حیدر کے قدم

دیگر

داریں میں کل آپکے الطاف ہیں شہرہ یا سرورِ عالم
اب کیجے مدد مجکو مصائب نے ہے گھیرا یا سرورِ عالم

مین رنج و مصیبت میں پریشان ہوں مولا حیران ہوں مولا
امداد کو جلد آؤ میں قربان ہوں مولا یا سرورِ عالم

حقا کہ تمہیں فخرِ رسولانِ جہاں ہو سلطانِ زماں ہو
ہر شخص ہے داریں میں محتاج تمہارا یا سرورِ عالم

گر بانہ تجھی خلق اگر ایزدِ دانا تو کچھ بھی نہوتا
جو کچھ ہی یہ سب کچھ ہی تری نور کا صدقہ یا سرورِ عالم

مقصود تھا بالذات ترا خلق خدا کو تو ارض و سما کو
بس تیری لیے خالقِ عالم نے بنایا یا سرورِ عالم

وہ ماہ ہی تو خور ہی تری مہر سے روشن او روہے دہر گلشن
تو شاہ ہی اور سارا جہاں تیری رعایا یا سرورِ عالم

جو پہلے پیمبر تہے وہ نائب ہی تمہارے محکوم تہی سارے
اونپر تمہیں ہر طرح شرف حقنے ہی بخشا یا سرورِ عالم

للہ نظر کیجے ادہر لطف و کرم سی تا چہوٹونیں غم سے
امداد کرو عترتِ اطہار کا صدقہ یا سرورِ عالم

جلد آؤ مدد کیلیے ای فخرِ مسیحا بیمار ہوں آقا
ہی شدتِ امراض نے اب مجکو ستایا یا سرورِ عالم

اللہ سے کہکر مجھے دلوائیے صحت ہے ضعف کی شدت
تکلیف و مصیبت میں یہ زائر ہی تمہارا یا سرورِ عالم

دامن نہ چھٹے ہاتھ سے بس آلِ عبا کا دارین میں مولا
ہر وقت مری سر پہ رہی آپکا سایا یا سرورِ عالم

محروم نہ رکھیو مجھی اب لطف و عطا سی دلواؤ خدا سے
جس چیز کی رکھتا ہوں دل تمسی تمنا یا سرورِ عالم

اسنید میں محزون و پریشان ہی زائر حیران ہی زائر
کیجے درِ دولت پہ طلب مجکو دوبارا یا سرورِ عالم

باب النون

عندلیبِ چمنِ مدحِ پیمبر ہوں میں
طوطیِ سدرہ کا اسواسطے ہمسر ہوں نہیں

عاشقِ روی جنابِ علی اکبر ہوں میں
شائقِ رویتِ تصویرِ پیمبر ہوں میں

مرحب آیا جو مقابل تو کہا مولا نے
قتل جو تجھکو کریگا وہی حیدر ہوں میں

کہتے تھے سبطِ نبی کرتے ہو کیوں قتل مجھے
باغیو باغِ نبوت کا گلِ تر ہوں میں

جان کر قتل مجھے کرتے ہو یا ہو انجان
جان لو جان لو بس جانِ پیمبر ہوں میں

پوچھ لو جا کے کسی سے کہ بقولِ احمدؐ
اہلِ جنت کے لیے سید و سرور ہوں میں

کوفیو پانی دو مہمان تمہارا ہوں میں
ظالمو رحم کرو سبطِ پیمبر ہوں میں

پیاس سے روزِ قیامت کی ڈرو پانی دو
سوچ لو تم پسرِ ساقیِ کوثر ہوں میں

ساری مخلوق پہ ہے میری اطاعت واجب
جانِ زہرا ہوں میں لختِ دلِ حیدر ہوں میں

گو یہاں تین شب و روز سے میں پیاسا ہوں
روزِ محشر کو مگر مالکِ کوثر ہوں میں

کیوں نہ جاگیر میں زائر کو ملے خلدِ بریں
عندلیبِ چمنِ مدحِ پیمبر ہوں میں

دیگر

تصدیقِ کبریا و نبی ہے جنان میں
ملو ولیِ حق کی ولایت سے جہان میں

اشعار اپنے پڑھیں ثنائے رسول سے
آلِ نبی کی مدح ہے اپنے بیان میں

آنکھوں نے جو نہ دیکھی نہ کانوں نے ہوں سنے
پائیں گے فضلِ حق سے وہ رتبے جنان میں

ملنے سے دور ہوتے تھے اسقامِ مزمنہ
تھا لطف یہ نبی کے لعابِ دہان میں

چوں ذوالفقار تیغوں میں کوئی نہیں ہے تیغ
مثلِ علی جوان نہیں ہے جہان میں

حق نے کیا ہے وعدۂ تمکیں جو نور میں
آیا ہے خاص آیہ وہ مہدی کی شان میں

نعت نبی و آل نبی سے ہے ہمکو کام
شاعر ہمیشہ بولتے ہیں جھوٹ شعر میں

جبتک ہے جان جسد میں طلاقت لسان میں
کہتے ہیں وہ زبان سے نہیں جو جنان میں

زائر نبی و آل نبی کا ہے مدح گو
شاعر نہیں کہ فرق ہو قلب و لسان میں

دیگر

زمیں روشن زماں روشن مکیں روشن مکاں روشن
تھا نور معرفت سے صدر سلطان زماں روشن

نہیں نسبت ہی اجرام سماوی کو ذرا اون سے
بجز سنگ و ثری کیا خاک تھا اس سرا میں تھا

بھرا تھا ظلمت اور کانٹوں سے سارا گلشن خانی

ہوئے خورشید روی مصطفےٰ سے دو جہاں روشن
وہ دل روشن بیاں روشن دہاں روشن زباں روشن

یہ وہ خورشید ہیں مثل رخ احمد کہاں روشن
یہہ بس مہر نبوت سے ہوا ہی خاکداں روشن

گل باغ نبوت سے ہوا یہہ گلستاں روشن

نہیں مرقد کی تاریکی سے اندیشہ ہمیں زائر
ہے سینے میں غم دل داغ تشنہ دہاں روشن

دیگر

غل ہے معراج کی شب شاہ امم آتے ہیں
ملاء اعلیٰ میں یہہ ہے شور کہ سردار رسل

پیشوائی کے لئے بڑھتے ہیں سکان سما
حوریں ہاتھوں میں لیے بہر نثار عنبر خلد

عرش پر احمد مرسل کے قدم آتے ہیں
بہر معراج بصد جاہ و حشم آتے ہیں

جس فلک پر کہ شہنشاہ امم آتے ہیں
دوڑی آتی ہیں جہاں شہ کے قدم آتے ہیں

ایک سے دوسرا کہتا ہے ملک خوش ہو کر
لو مبارک ہو کہ سلطانِ اُمم آتے ہیں

ہمکو اوس شاہِ دو عالم کی زیارت ہوگی
اب کوئی دم میں وہ ذی جود و کرم آتے ہیں

دور سے دیں گے لحد میں یہ ندا شیرِ خدا
ہاں نہ گھبرا ئیو زائر ابھی ہم آتے ہیں

دیگر

نزدِ خدا جو مرتبے خیر الورےٰ کے ہیں
نے وہ ملائکہ کے ہیں نے انبیا کے ہیں

لاریب مصطفےٰ ہیں رسولوں کے بادشاہ
خادم ملک جنابِ رسولِ خدا کے ہیں

پوچھیں گے قبر میں جو فرشتے کہیں گے ہم
بندے خدا کے امتی خیر الورےٰ کے ہیں

اسلام اپنا دین ہے قرآں کتاب ہے
سو جان سے ہم غلام شہِ قل کفیٰ کے ہیں

فائز ہیں دوستانِ علیؑ ولی تمام
صد شکر ہم غلام ولیِ خدا کے ہیں

فضلِ خدا سے پائیں گے رتبے وہ ہم تمام
جو جو عظیم مرتبے اہلِ ولا کے ہیں

جنکو دیا مقامِ شفاعت کریم نے
راجی ہم اونسے بخشش و لطف و عطا کے ہیں

زائر نہیں ہے خوف ہمیں روزِ حشر کا
امت میں ہم تو شافعِ روزِ جزا کے ہیں

باب الواو

الٰہی جیسے ہم پاتے ہیں تیری جود شامل کو
عنایت کر ہمیں اوسطرح اپنی لطف کامل کو

الٰہی کر ہمارے دل میں مستحکم فضائل کو
ہمیشہ دور رکھ ہم سے مآثم اور رذائل کو

نہیں خائب تو ردکرتا ہی یارب اپنے سائل کو
میں سائل ہوں الٓہی اپنی الفت دے مری دل کو

تری درگاہ سے ہو یاس کیونکر پھیر مرے دل کو
نہیں خیبت کبھی ہوتی الٓہی تیرے سائل کو

ہے انسانکے لیے واجب کری حاصل فضائل کو
پھٹکنے دی نہ پاس اپنے کبھی ہرگز رذائل کو

نہایت بیخبر دہ ہی سمجھے جو مفضول فاضل کو
کبھی ترجیح ہو سکتی نہیں عالم یہ جاہل کو

دوئی مثل اپنے کی محبوب میں بھی اوسنے ناجائز
نہ خالق نے بنایا احمدؐ مختار کے ظل کو

ہی روی ضیای مصطفٰے سے مہر شرمندہ
کہاں نسبت نبی کی ناصیہ سے ماہ کامل کو

شرائط سے اگر انساں پڑھے کلمہ محمدؐ کا
جہنم سے یقیناً ہی اماں کلمہ کے قائل کو

تعجب ہے جو منکر ہیں خدا کے کیسے احمق ہیں
نہیں پہچانتے المجعول ہوکر اپنے جاعل کو

علیؑ ہیں ساقیِ کوثر سخاوت ختم ہے اونپر
کہاں پایہ سمجھتا ہے دریا بھی اونکے فیضِ کامل کو

سماحت اسکو کہتے ہیں مروت نام ہی اسکا
علیؑ نے پہلے بھیجا جامِ شربت اپنی قاتل کو

کرم ہی نام اسکا اور سخاوت اسکو کہتے ہیں
علیؑ نے دی قطار اونٹونکی اک روٹی کی سائل کو

قطعہ

علی و فاطمہ دو بحر آپس میں ملاقی ہیں
سمجھ لو احمدِ مختار اونمیں حدِ فاصل کو

حسنؑ ہیں لولوِ رخشاں حسینؑ ابنِ علیؑ مرجاں
ثنای پنجتن مقصود ہے داد ارِ عادل کو

قولہ تعالٰی - مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ - فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ - سعید بن جبیرؓ اور سفیان ثوریؓ سے روایت ہی کہ دو دریا علیؑ اور فاطمہؑ ہیں اور برزخ سے مراد محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور لولو و مرجان حسنؑ اور حسینؑ ہیں

مجھے توفیق دے ایسی کہ عصیاں سے بچوں یارب   امورِ نیک کی جانب تو مائل کر مری دل کو

مضامیں جو بیاں کرتا ہے زائر شکستہ بیدل ہی
ہی ایقاظ انیں نایم کا تو ہی تنبیہہ غافل کو

دیگر

کیا فکر ہے مداحِ شہنشاہِ زمن کو   ہم پائیں گے اک بیت پہ جنت کی چمن کو
نسبت نہیں ہو سکتی ہی گلشن سے دمن کو   تشبیہہ نہ دو خلد سے حضرت کی چمن کو
محبوب پہ کیا لطف و عنایت کی نظر ہی   کل خلق کا سردار کیا شاہ زمن کو
اوس سروِ خیابانِ رسالت ہی کی خاطر   آراستہ حق نے کیا دنیا کے چمن کو
نسبت لب و دندانِ رسولِ مدنی سے   نے لعلِ بدخشاں کو ہی نے دُرِّ عدن کو
زیبِ چمنِ قدرتِ باری ہیں محمد   تشبیہہ نہ دو خلد سے حضرت کی چمن کو
مظلومیِ شبیر پہ رو دیتے ہیں احمد   جب دیکھتے ہیں سید آوارہ وطن کو
گہ چومتے تھے حلق کبھی لب کبھی سینہ   کرتے تھے بہت پیار شہِ تشنہ دہن کو

قطعہ

جد و پدر و ماں کی طرف سے جو فضیلت   اللہ نے بخشی ہے حسینؑ اور حسنؑ کو

صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین اور بعض روایات میں یہہ بھی وارد ہے کہ وَ لَہُ الْجَوَارِ الْمُنْشَاٰتُ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ سے مراد باقی ائمہ معصومین سلام اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ منہ ۱۲

مخلوق میں وہ فضل کسی نے نہیں پایا — بخشا ہی جو سبطین شہنشاہ زمن کو

ہم پائیں گے صدقے سے شہ تشنہ دہن کے — جا گیر میں تسنیم کو اور نہر لبن کو

زائر ہے خطا نکہت زلفین نبی سے

تشبیہ جو دیں مشک خطا او ختن کو

باب الہاء

مجھے ہی ہجر کا آزار یا رسول اللہ — پلاؤ شربت دیدار یا رسول اللہ

حضور کا ہوں میں بیمار یا رسول اللہ — دکہاؤ جلوہ دیدار یا رسول اللہ

دوبارہ روضۂ اقدس مجھے دکہا دیجے — ہوا ہوں ہند سے بیزار یا رسول اللہ

ہمیشہ قعر سقر میں عذاب ہو گا اوسی — جو آپکا کرے انکار یا رسول اللہ

حضور ہی کی شفاعت سے ہی امید نجات — اگرچہ ہوں میں گنہگار یا رسول اللہ

دلائیے مجھے جلدی مقاصد دارین — سخی ہے آپکی سرکار یا رسول اللہ

نہ غم ہو مجھکو کوئی بحر دین و دنیا میں — جہاز میرا کرو پار یا رسول اللہ

یقین ہے مرے دل کو کہ دونو عالم میں — میں دیکھوں آپکا دربار یا رسول اللہ

مرے عدو[1] جو ہیں وہ آپکے بھی دشمن ہیں — مرے عدو کو کرو خوار یا رسول اللہ

یہ آرزوی دلی ہے کہ خلد اعلی میں

یہ زائر آپکا ہو جا[ے] یا رسول اللہ

ہاں کوئی نہیں خالق اکبر سے زیادہ — بعد اسکے نہیں کوئی پیمبر سے زیادہ

[1] یعنی یہ دشمن کوئی نہیں ہے سوا اہل ایمان کے اور نہیں ہے دشمن کا مومن ہوں گا

خالق کے سوا رفعت و عظمت میں کوئی شے — محبوب الٰہی کے نہیں سب سے زیادہ

رخسار ہیں گل گلبنِ قدرت کے چمن کے — خوشبو ہے پسینے کی گُلِ تر سے زیادہ

چوں مہر درخشاں ہے رخِ پاک نبیؐ کا — ماتھا ہے منور مہِ انور سے زیادہ

عناب جناں لب ہیں و یا دانۂ رماں — سیراب ذقن چشمۂ کوثر سے زیادہ

ہیں ابروئے پیوستہ کماں تیر مژہ کی — کافر کے لیے نشتر و خنجر سے زیادہ

گرمی میں جو چلتے تھے تو سر پر شہِ دیں کے — ابر آتا تھا شامیانۂ پُرزر سے زیادہ

سایہ تو کسی وقت نہ پڑتا تھا بدن کا — وہ جسم تھا ہر جرمِ منور سے زیادہ

گو بیٹھتے تھے آپ زمیں پر شہِ ابرار — پُر رعب تھا ہر شاہ و تونگر سے زیادہ

قد گو متوسط تھا پہ جو آئے مقابل — اونچا نہیں ہو سکتا تھا سرور سے زیادہ

الہام سے پُر سینۂ پُر نورِ نبی تھا — تھے علم میں ہر ایک پیمبر سے زیادہ

تقریر تھی اعجاز زباں وحیِ خدا تھی — اخلاق تھے ہر خاصۂ داور سے زیادہ

دندان کشادہ تھے وہ براق نبیؐ کے — جو نور میں تھے اختر و گوہر سے زیادہ

ساعد تھے طویل اور کفِ دست کشادہ — دس انگلیاں دس شمعِ منبر سے زیادہ

اللہ کے پیاروں میں نہیں کوئی ہوا ہے — پیارا کوئی خالق کو پیمبر سے زیادہ

یا شاہِ رسل آپ کے در کا میں گدا ہوں — آقا نہیں در کوئی ترے در سے زیادہ

زائر جو گدائے درِ سلطانِ رسل ہے
رتبے میں ہے جمشید و سکندر سے زیادہ

یا نبی کچھ شک نہیں تم ہو رسولِ حق نبیہ
جو نہ مانے آپکو یا مصطفےٰ وہ ہی سفیہ

یا ابا القاسم رسول اللہ یا مولا مرے
کیجیے میری شفاعت تم ہو عند اللہ وجیہہ

کیجیے ہر کام میں مولا مجھے اب کامیاب
مغفرت ہو حشر میں رضوانِ باری نیز فیہ

کچھ نہیں چھوڑا ہے مولا شدتِ امراض نے
گھل گیا زائر کا جسم و عظم عصب و لحم و پیہ

اب نہیں طاقت رہی تدریس اور تعلیم کی
گھر میں بھیجوں اور روزی دی مجھے رزاق فیہ

باب الیاء

مقصودِ کبریا کا بس ذاتِ مصطفےٰ ہے
عالم کو حق نے پیدا اونکے لیے کیا ہے

بے چوبہ یہہ فلک کا بے چوب جو بپا ہے
صدقے سے مصطفےٰ کے اسکی پڑی بنا ہے

ہیں جان و دل ہمارے خلقِ نبی پہ قربان
جسکی ثنا میں آیہ قرآں میں آچکا ہے

نعتِ رسولِ باری کیا کوئی لکھ سکیگا
سردار انبیا کا مداح خود خدا ہے

حق نے کہا کہ طٰہٰ تو کر نہ یہہ مشقت
کیا کچھ تھی وہ عبادت موقع یہہ غور کا ہے

جاں خاکِ پای احمد لب پر ثنای احمد
دل میں ولای احمد بیشک و بیریا ہے

حبِ حبیبِ باری ہے جان و تن میں ساری
زائر کے لب پہ جاری بس نعتِ مصطفےٰ ہے

دیگر

تیرے محبوب کے دربار میں گر بار ملے
یا خدا نخلِ تمنا کا مجھے بار ملے

کل امم سے ہے سوا لطفِ خدا ہم پہ ہوا
شافعِ حشر ہمیں احمدِ مختار ملے

دوست ملتے ہیں بظاہر تو بہت دنیا میں
شاذ ہے پر جو کوئی حافظِ اسرار ملے

جسکی تعبیر سے دیدارِ رسول اللہ ہو
یا خدا خواب میں وہ دولتِ بیدار ملے

جس سے ہو احمدِ مختار کا دیدار نصیب
یا خدا خواب میں وہ دولتِ بیدار ملے

خوف اہوال سے دارین کے کیا ہی زائرؔ
ہیں مددگار ہمیں حیدرِ کرار ملے

دیگر

کیا ستائیگا یہ چرخِ ستم ایجاد مجھے
کیونکہ ہے پنجتنِ پاک کی امداد مجھے

پیروی مصحف و عترت کی ہے اصلِ ایماں
بس یہی احمدِ مرسل کا ہے ارشاد مجھے

قطعہ

شکر اور توبہ میں کسطرح کروں اے منعم
پیش آئی ہے عجب طرحکی روداد مجھے

تیرے احسان ہیں اتنے کہ نہیں ان کا شمار
اسقدر ہیں مرے عصیاں کہ نہیں یاد مجھے

اب نہیں چاہتا ہے ہند میں رہنا زائرؔ
یا نبی روضۂ انور پہ کرو یاد مجھے

کیا شکل کیا شمائل کیا نور کیا ضیا ہے
بندہ وہ ہے محمدؐ حق جسکو چاہتا ہے

تیری ثنا جو کوئی لکھے مجال کیا ہے
مداح آپ تیرا قرآن میں خدا ہے

مثل آپ کا نہوگا نے ہے نہ بس ہوا ہے
یکتا وجودِ حضرت چوں ذاتِ کبریا ہے

تجھسا نہ کوئی پیدا ہوئیگا نے ہوا ہے
تو اے شہِ دو عالم سردارِ انبیا ہے

بعد از وجود واجب بس ہی وجود تیرا — ممکن ہے تو ولیکن بے مثل جوں خدا ہے
پایہ جو تو نے پایا سرکار ایزدی میں — ہرگز کسیکو ایسا رتبہ نہیں ملا ہے
تجھکو ہے جو تقرب دربار کبریا میں — مخلوق میں کسیکو ایسا نہیں ہوا ہے
ایجاد کا سبب ہے بیشک وجود تیرا — سارا جہان سولا تیرے لیے بنا ہے
تجھکو نہ خلق کرتا گر حق تو کچھہ نہ ہوتا — جو کچھہ یہہ ہے وہ سب کچھہ تیرے لیے ہوا ہے
سرکار ایزدی میں تم ہو وزیر اعظم — مختار اپنے گھر کا حق نے تمہیں کیا ہے
ممکن ہی تو ولیکن ہو لاشریک تو بھی — خالق نے تیرا ثانی پیدا نہیں کیا ہے
سرور انبیا ہو محبوب کبریا ہو — سلطان دوسرا ہو کیا فضل و مرتبہ ہے

زائر کو اب دوبارا کیجے طلب خدارا
فرقت نہیں گوارا دل یاں چھوٹ رہا ہے

احمد مرسل حبیب خالق کونین ہے — شافع روز جزا اور حامی دارین ہے
کیوں دلا تجھکو بھلا پھر کیا غم دارین ہے — تو فدا ہی نام پاک سید الثقلین ہے
آستان مصطفے ہی قبلہ گاہ عاصیاں — اہل ایماں کے لیے اوس آستاں پر چین ہے
ظل طوبے صاحب بے سایہ کی الفت کا پھل — وسط دوزخ میں عدو مشغول شور و شین ہے
خوف کیا ہے پھر گنہگاران امت کو بھلا — شافع روز جزا جب سید کونین ہے

احمد مرسل کا صدقہ سب ادا ہو جائیگا
تمکو اے زائر عبث دن رات فکر دین ہے

دیگر

بھری ہے قلب میں میرے ہوا مدینے کی
کمال بھاتی ہے ہے مجکو فضا مدینے کی

ہے نور نار و گل آب و ہوا مدینے کی
ہے خاک بھی تو دُرِ بے بہا مدینے کی

ہے دفن اسمیں جو ہی وجہِ خلقِ ہر موجود
تو کیوں زمیں نہ ہو عرشِ علا مدینے کی

نہیں ہے ہوش مجھے جوشِ عشقِ احمد میں
سنگھا دو لخلخہ میں گل ذرا مدینے کی

پلا دو خاتمِ خاتم کے چاہ کا پانی
یہ ہے شراب شفا انتہا مدینے کی

ہزار میوہ جنت سے مجکو ہے بہتر
کھلا دو بر نی و شلبی ذرا مدینے کی

چراغِ لیلۃ الاسرا کا ہوں میں پروانہ
لگی ہی لو مجھے ای کبریا مدینے کی

بسی ہے اسمیں گلِ باغِ کون کی خوشبو
نہ کیوں ہو گل سے بھی نکہت سوا مدینے کی

ہر ایک خواجہ سرا وان کا صد بلا ہی گو
یہ ہی قبول ہیں ہر بلا مدینے کی

نہیں مسیح کی کچھہ احتیاج ای زاہد
مرے مرض کو ہی کافی دوا مدینے کی

تیری توحید پہ شاہد ہی خدائی تیری
کیونکہ ہر چیز میں قدرت نظر آئی تیری

ما عرفناک جو فرمائے رئیسِ عرفا
کسی عارف نے کہاں کنہ ہی پائی تیری

روتے ہیں ہم اسی ماتم میں کہ ای بنتِ نبی
لٹ گئی کرب و بلا میں ہی کمائی تیری

یا نبی ذات تری نورِ خدا ہے بخدا
کیوں نہو بارگہِ حق میں رسائی تیری

دیکھنے والے نہ کیوں محوِ تحیر ہو جائیں
آپ اللہ نے صورت ہی بنائی تیری

نسے

جاں بلب ہے غم و اندوہ میں زائر آ کر
یا رسول عربی ہای دہائی تیری

ساقی کرم سے اپنے می خوشگوار دے
جی چاہتا ہے گوشۂ عزلت میں بیٹھکے
دن رات بس عبادتِ باری میں ہو بسر
جو مصلحت ہو میرے لیے بے طلب مجھے
محشر میں ہوگا بس وہی بشاش و شادماں
اے ناخدای کشتیِ امت شہِ شہید
زائر اگر حیاتِ ابد چاہتا ہے تو

بگڑے ہوئے ہیں کام ہمارے سنوار دے
آرام گر یہ گردشِ لیل و نہار دے
توفیق نیک گر ہمیں پروردگار دے
تو اپنے فضل و جود سے ای کردگار دے
دنیا میں زندگی کو جو رو کر گذار دے
منجدھار سے جہاز مرا پار اوتار دے
اس نفسِ شوم و سرکش و موذی کو مار دے

زائر تمہارے جد کا ہے محروم یا حسینؑ
اسکو بھی اپنے روضۂ اقدس پہ بار دے

در باب میلاد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ الاطیاب

جہاں میں آج وہ جانِ جہاں تشریف لایا ہے
وہ مولودِ مبارک آج دنیا میں ہوا پیدا
دیا تھا عیسیٰ مریم نے مژدہ جسکے آنے کا
قدومِ سرورِ عالم سے اب عالم نے ای یارو
شفیع المذنبیں آئے مبارک ای گنہگارو

جہانِ جاں آفریں نے جسکی خاطر سے بنایا ہے
کہ مریم خادمہ ہے جسکی اور حوا سی دایہ ہے
جہاں میں آج وہ جانِ جہاں تشریف لایا ہے
کہوں کیا اور لکھوں کیا مرتبہ جو کہ پایا ہے
جہنم سے بچائیگا جو کل وہ آج آیا ہے

خداوند دو عالم کا کرو شکر ای مسلمانو
تمھاری سر پہ محبوب خدا کا آج سایہ ہے

بلطفِ ایزدِ قادر ہوا وہ نور رب ظاہر
کہ جسکے نور سے سارے جہان نے نور پایا ہے

شفاعت جسکی ہے اہل کبائر کیلیے ثابت
مبارک ہو کہ وہ حامی ہمارا آج آیا ہے

ہوا وہ نورِ حق پیدا کہ جسپر ہے خدا شیدا
جسے خالق نے اپنا مظہرِ قدرت بنایا ہے

وہ سردارِ دو عالم ہے وہ فخرِ نوح و آدم ہے
مکرم ہے مفخم ہے معظم اوسکا پایہ ہے

وہ ہے ظلِ خداوند تمہارے ای مسلمانو
نہیں رکھتا وہ سایہ پر اوسیکا سب پہ سایہ ہے

خدا نے مرتبہ بخشا ہی جو محبوب کو اپنے
نہ پایا ہے کسی نے بھی جو پایہ اوسنے پایا ہے

زہی عزت زہی عظمت زہی شوکت زہی قربت
اشارہ قاب قوسین اسکا ادنی سا پایا ہے

لعمرک سے عیاں ہے پیار جو ہی اوسے خالق کو
انھیں کی شان میں طاہا کلام رب میں آیا ہے

خدا کا شکر کر زائر کہ تو مداحِ احمد ہے
بڑا رتبہ عظیم الشان ہی جو تو نے پایا ہے

دیگر

جبکہ دیکھا مصطفے کو عرش پر جاتے ہوئے
رعب سے قدسی رہے سکتے میں تھراتے ہوئے

ای صبا کہنا درِ احمد پہ یوں جاتے ہوئے
ہند میں پھرتے ہیں عاشق سر کو ٹکراتے ہوئے

برق سے بڑھکر براقِ سیدِ لولاک تھا
پل میں پہونچے لامکاں تک جسکو دوڑاتے ہوئے

ابھی آل پاک کی الفت کے بارہ میں مدام
خلد کو حضرت گئے تاکید فرماتے ہوئے

مشرق پای نبی سے مہر لیتا ہی ضیا
بدر پھر نکلے نہ کیوں ماتھے سے شرماتے ہوئے

اب مدینے میں بلا لیجے ہمیں یا مصطفےٰ
ہجر میں کب تک رہیں اسطرح غم کھاتے ہوئے

جب وسیلہ مصطفےٰ کا دیکے کی حق سے دعا
کام جو بگڑے ہوئے تھے دیکھے بنجاتے ہوئے

خوش ہوئے خیر الوریٰ جسوقت لائے مرتضےٰ
عمرو ابن عبد ود کے سر کو ٹھکرائے ہوئے

آب رحمت سے کرو سرسبز اسکو یا نبی
دیکھو لو اسلام کے پودے کو مرجھاتے ہوئے

قحط پانی کا ہوا کرب و بلا میں اسقدر
کشت احمد کٹ گئی بے آب کملاتے ہوئے

باکیان سبط احمد کو کہینگے آفریں
ساغر کوثر نبی کوثر پہ ملواتے ہوئے

قدس اقدس میں پڑھائی انبیا کو ہی نماز
احمد مختار نے معراج کو جاتے ہوئے

آنکھیں ہوں پرنور اور دلکو ہمارے ہو سرور
آؤ مولا جلوہ دیدار دکھلاتے ہوئے

بارگاہ مصطفےٰ میں عرض زائر ہے یہی
اب مدد کیجے ہماری رحم فرماتے ہوئے

دیگر

الٰہی عرض ہے ہم عاجزوں ملولوں کی
کہ پھیلے خلق میں خوشبو نبی کی پھولوں کی

ابد تلک ہو تسلط جناب ختم کا
ازل سے انکو امارت ہے سب رسولوں کی

حسن حسین تھے ریحان مصطفےٰ لیکن
کی قدر امت بد نے نہ دونوں پھولوں کی

حسین ایسے سخی ہیں کہ بعد امت جد
وہ بخشوائینگے سب امتیں رسولوں کی

غم حسین سوا کوئی غم نہ ہو ہمکو
دعا ہے حق سے یہہ ہم غمزدوں ملولوں کی

دماغ خلق معنبر جہاں معطر ہو
نسیم لائے جو خوشبو نبی کے پھولوں کی

نگاہ بھر کے نہ دیکھیں قصورِ شاہی کو
جو پائیں چھاؤں مدینے کی ہم ببولوں کی

علیؑ ہی اپنے بھی حامی ہیں جو کہ ائے زائر
ہمیشہ کرتے رہے ہیں مدد رسولوں کی

دیگر

مر مٹے ہم فرقتِ طیبہ میں غم کھاتے ہوئے
ہند میں اوقات گذری دکھہ پہ دکھہ اٹھاتے ہوئے

روضۂ اقدس پہ بلوالو مجھے یا مصطفےٰ
آؤ زائر آؤ اپنے منہ سے فرماتے ہوئے

روضۂ پرنورِ احمد کے کلس کے سامنے
چاند سورج بھی نکلتے ہیں تو شرماتے ہوئے

روئے یوسف دست ہو ہو گئی بس ماند جب
آئے حضرت آفتابِ حسن چمکاتے ہوئے

ہم موئے جاتے ہیں اب مرقد سے اوٹھو یا نبی
ہم سے مردوں کو جلاؤ رحم فرماتے ہوئے

انتظار اب کب تلک آنکھیں مری پتھرا گئیں
روئے روشن کو دکھاؤ رحم فرماتے ہوئے

گرچہ عاصی ہوں مگر ہوں آپکا خادم حضورؐ
شرم آئیگی جہنم کو مجھے جاتے ہوئے

لکن شفیعی عند ربی یا شفیع المذنبین
بارِ عصیاں سے گرا جاتا ہوں شرماتے ہوئے

بعد میرے پیروی ثقلین کی کرنا ضرور
خلد کو احمد گئے امت کو سمجھاتے ہوئے

یا الٰہی اب جمالِ روئے پیغمبر دکھا
ہو گئے ہم زندگی سے تنگ غم کھاتے ہوئے

اب دوبارہ ہو درِ دولت پہ زائر کی طلب
ہند میں اوقات گذری دکھہ پہ دکھہ پاتے ہوئے

دیگر

در حمد جناب باری تعالیٰ شانہ جلت نعماءہ و عظمت آلاءہ

بسا اوقات ایسا ہی جو تم چاہو وہ نکبت ہے / عسیٰ ان تکرہوا ہی جو وہی عین مسرت ہے

حکیم اور قادر مطلق ہی جو چاہی وہ کرتا ہے / وہ جو کرتا ہی بندے کیلیے وہ عین حکمت ہے

اونہوں نے سونپ رکہا ہی ہر اک کار اپنا اوسکو / جو ہیں عاشق خدا کے ہر طرح اونکو فراغت ہے

جو بندے خاص ہیں اوسکے وہ راضی بس برضا ہیں / بلا جو دوست کیجانب سے آئے بس وہ راحت ہے

یہہ قوم اور ذات سے پہچاننے کیواسطے ورنہ / زیادہ جو ڈری حق سے اوسیکو بس فضیلت ہے

یہہ تنظیمات جو اوسنے کیے ہیں سب باتقان ہیں / نہیں تبدیل ہو سکتی ہی جو جو اوسکی سنت ہے

ہے زانر بس وہی باسط وہی رازق وہی منعم
وہی واہب وہی خالق وہی معطی نعمت ہے

دیگر

نشا زائل نہیں ہوگا کہ یہہ مستی الستی ہے / شراب عشق چشم مصطفیٰ کی مجکو مستی ہے

بھروں دم حب باری کا بھلا کیا میری ہستی ہے / شراب عشق چشم مصطفیٰ کی پر یہہ مستی ہے

زمین و زر پہ جو اہل دول آپسمیں لڑتی ہیں / تو موت اونکی حماقت اور نادانی پہ ہنستی ہے

تری رحمت سے ہے مجکو امید مغفرت یارب / تری رحمت کے آگے کیا مری عصیانکی ہستی ہے

قطعہ

خیال آیا مجھے جب تو ہیں عیسیٰ چرخ چہارم پر / زمیں پر کسلیے یاں مدفن احمد کی بستی ہے

کہا دل نے گراں تہا پلہ احمد ہوا نیچا / سبک تہا وہ ہوا اونچا یہی تو اصل ہستی ہے

جب سارے جہاں کی بستیوں پر فخر حاصل ہے — نہیں کچھ اسمیں شک لاریب وہ یثرب کی بستی ہے

مقام دفن احمد تو ہی اعلی عرش اعظم ہے — نظیر عرش لیکن ساری وہ حضرت کی بستی ہے

زن مکارہ دنیا کو کیا مجھسی عداوت ہے — کہ یہہ تجبہ لڑائی پر کمر ہر صبح کستی ہے

مری مقصود دلوا کر اسے دیجے سزا مولا — کہ زک دی دیکھے دنیا میری ناکامی پہ ہنستی ہے

میں ہوں مست می خم غدیر ای زائر احمد — مجھے حب جناب ساقی کوثر میں مستی ہے

غلامان رسول اللہ زائر حق کی پیاری ہیں
جہاں بستے ہیں وہ خیر القری ابتک وہ بستی ہے

دیگر

تمام شکر و ثنا حمد ہی خدا کیلیے — کہ جسنے خلق کیا ہی ہمیں ثنا کیلیے

کیا ہی خلق عبادت کیواسطے ہمکو — کیا ہی اوسنے مکلف ہمیں بلا کیلیے

عدم کو قافلہ جاتا ہی بیخبر ایسا — نہیں ظہور صدا اونکی کچھہ درا کیلیے

جہان کو ہی تغیر یہہ ہی ثبوت حدوث — حدوث جسکے لیے ہی وہ ہی فنا کیلیے

رجوع ہوتا ہی ہر شے کا سوی اصل ضرور — بنی ہی خاک مری خاک کربلا کیلیے

اگرچہ غیروں کو ملتی ہی یاں متاع غرور — پر عاقبت میں ہے آرام اتقیا کیلیے

جو آخرت ہمیں دنیا سے ننگ ہی تو کیوں — اوٹھائیں خضر کا احسان ہم بقا کیلیے

یہہ دار رنج دغرور اور وہ ہی سرای سرور — نہ آرزو کریں کسطرح ہم فنا کیلیے

عجوزہ دہر نہیں قابل نکاح کرام — حرام ہی یہہ دغاباز اولیا کیلیے

ہے پاس حرمتِ حق سے وتیرہ کفار
تو کسطرح سے ہو خیبت مری رجا کیلئے

جو پوری ہووے توجہ بسوی حق تو ہے
دعا اثر کیلیے اور اثر دعا کے لیے

ظہورِ بخشش رب کسطرح سے ہو سکتا
نہ ہوتی خلقتِ انساں اگر خطا کے لئے

الٰہی اپنے گناہو نپہ سخت نادم ہوں
مجھے تو بخش دے سلطان انبیا کیلیے

ق

طفیل اپنی کریمی کا ای خدای کریم
بحقِ احمد و اولاد مصطفےٰ کیلیے

مری تمام گناہونکو بخش دی یارب
نہ رکھہ حساب مرا ساعتِ جزا کیلیے

ہیں تیرے درکا ہوں سائل تو ہی رحیم و کریم
نہیں ہے خیبت و حرماں تری گدا کیلیے

فشارِ قبر کا کیا ڈر کہ ہمنے اپنی پاس
بہت سے تحفے ہیں یاں خاکِ کربلا کیلیے

خدا نے خلق کیا ہی جہان کو زاہد
بتول و احمد و سبطین و مرتضےٰ کے لیے

دیگر

جسپہ خود ایزدِ دانا کی عنایت ہوگی
اوسکو توفیق وہ دیگا کہ ہدایت ہوگی

جسکو پیغمبر برحق سے محبت ہوگی
اوسکی جاگیر میں ہر نعمتِ جنت ہوگی

شک نہیں فائدہ دیگا وہ عمل عامل کو
جسمیں اخلاص سے قربت ہی کی نیت ہوگی

سیم و زر جمع کیے جاتے ہیں جو لوگ یہاں
مرتے دم اونکو عجب طرحکی حسرت ہوگی

جو اطاعت نہیں کرتے ہیں رسول اللہ کی
حشر میں اونکو بہت سخت ندامت ہوگی

حشر میں آئیگا سورج جو سوا نیزہ پر
کیا کہیں گرمی کی اوسوقت جو حدت ہوگی

سخت تکلیف میں سب غرق عرق ہونگے
اور ہر شخص کو واں پیاس کی شدت ہوگی

ہاں مگر یہ نہ ہونگے جو زیر لوای احمد
اونکو واں پیاس کی ہرگز نہ اذیت ہوگی

انکھیں جو روتی ہیں فرزند نبی پر اے سحاب
واں اونھیں نعمتِ جنت کی بشارت ہوگی

بعد مرنیکے یہہ امید ہے انشاءاللہ
قائمِ آل کی زائر کو زیارت ہوگی

قصیدہ

در نعتِ جنابِ سرورِ کائنات علتِ وجودِ جائزات باعثِ ایجادِ موجودات رحمۃ للعالمین سید الاولین و الآخرین اشرف النبیین خاتم النوامیس و المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین

حبذا جاہ و جلال و احتشامِ مصطفےٰ
لو حش اللہ عز و وقر و احترامِ مصطفےٰ

اللہ اللہ عرشِ اعظم ہے مقامِ مصطفےٰ
ہر فلک ہے زینۂ مرقاۃِ بامِ مصطفےٰ

فہم سے افزوں ہی عز و احتشامِ مصطفےٰ
بعد تحمیدِ خدا ہے احترامِ مصطفےٰ

ضم ہوا نامِ الٰہی سے جو نامِ مصطفےٰ
کیوں نہو خلقت سے برتر پھر مقامِ مصطفےٰ

کر دیا محمود خالق نے مقامِ مصطفےٰ
اس سے ظاہر ہی کمال احترامِ مصطفےٰ

ہیں خواصِ غیر سے بہتر عوامِ مصطفےٰ
شاہبازوں سے قوی تر ہیں حمامِ مصطفےٰ

کسلیے محشر سے خائف ہو غلامِ مصطفےٰ
کیونکہ واں ہوگا یقیناً اہتمامِ مصطفےٰ

کیوں نہو سب سے زیادہ احترامِ مصطفےٰ
ہی فزوں عزت میں شاہوں سے غلامِ مصطفےٰ

قیصر و خاقاں ہیں حضرت کی غلاموں کے غلام
ہی فزوں عزت میں شاہوں سے غلام مصطفیٰ

باب احمد کے گدا سے جم کو کچھ نسبت نہیں
ہی فزوں رتبہ میں شاہوں سے غلام مصطفیٰ

اللہ اللہ کسقدر کرتا ہی خالق اونکو پیار
ہی لعمرک سے عیاں قرب مقام مصطفیٰ

والضحیٰ سے روی پر نور نبی مقصود ہے
اور ہی واللیل زلف مشک فام مصطفیٰ

کنہ نہیں سکتا ہیں واجب اور نہ ممکن آپ کو
وسط مفہومین میں ہی بس مقام مصطفیٰ

جن و انس و حور و وحش و طیر و ماہ و آفتاب
قدسی و کروبی و غلماں غلام مصطفیٰ

غاشیہ بردار ہیں میکال و جبریل امیں
ابلق گردوں نہو کسطرح رام مصطفیٰ

حامد و محمود ہیں نام خداوند کریم
اور ہوا محمود سے مشتق ہی نام مصطفیٰ

کنہ باری جسطرح بندے سمجھ سکتے نہیں
فہم انساں سے فزوں ہی یوں مقام مصطفیٰ

چھوڑ کر تثلیث بہتر ہی آسوی توحید تو
دیکھ لے انجیل میں احمد ہی نام مصطفیٰ

اپنی خواہش سے نتھے ہرگز نبی کچھ بولتے
شک نہیں وحی خدا ہی سب کلام مصطفیٰ

اسقدر روزے نبی رکھتے تھے گویا سال بھر
ہر مہینہ ہوتا تھا ماہ صیام مصطفیٰ

رات دن ہر وقت مصروف عبادت تھی حضور
یاد باری میں تھی کٹتی صبح و شام مصطفیٰ

حق نے فرمایا نہ کر اتنی مشقت ای رسول
تھا ہمیشہ شب کو یہ حال قیام مصطفیٰ

گو زمیں پر بیٹھتے تھے حضرت خیر الانام
پر فزوں تھا حد سے رعب و احتشام مصطفیٰ

رعب کا تھا یہ موالید ثلاثہ پر اثر
جھکتے تھے سنگ و شجر بہر سلام مصطفیٰ

فقر کی مسند تھی اور تکیہ توکل پر مدام
خاکساری میں تھا عز و احتشام مصطفیٰ

پھیلتی تھی دور تک خوشبو جہاں بیٹھیں حضور
اور نہ آسکتی تھی بدبو تا مشامِ مصطفےٰ

عنبرِ فردوس سے خوشبو ہوا سارا دماغ
یاد آئی جب کہ زلفِ مشک فامِ مصطفےٰ

سَوۡفَ یُعۡطِیۡكَ فَتَرۡضٰی وعدہ محکم ہوا
کسقدر اعلیٰ ہی نزدِ حق مقامِ مصطفےٰ

تیغ کے بھی کھینچنے کی آپ کو حاجت نہ تھی
مشرکوں پر سیف قاطع تھا نیامِ مصطفےٰ

ہی حلالِ مصطفےٰ حقا حلالِ کبریا
ہے حرامِ کبریا بیشک حرامِ مصطفےٰ

دیکھتے اور سنتے تھے حضرت بوقتِ خواب بھی
جسکو زائل کرنہ سکتی تھی منامِ مصطفےٰ

پشتِ سر سے دیکھتے تھے سرورِ دیں اسطرح
جسطرح تھے دیدۂ حق بیں بجامِ مصطفےٰ

ہے لکھا تھا فارسِ فرف کا اک یہہ معجزہ
توسنِ سرکش بھی ہوجاتا تھا رامِ مصطفےٰ

بادشاہوں میں نجاشی نے کیا ایماں قبول
جبکہ پہونچا پاگیا اوسکو پیامِ مصطفےٰ

مشکلیں دنیا و دیں کی ایک پل میں حل ہوئیں
جب کیا وردِ زباں مومن نے نامِ مصطفےٰ

اوس پہ رحمت ہے خداوندِ دو عالم کی مدام
جو دل و جاں سے ہوا منقادِ و رامِ مصطفےٰ

قطعہ

وادیِ ایمن میں موسیٰ سے کہا جوتا اُتار
یاں سے اب سوچو تو عزّو احترامِ مصطفےٰ

آپ نعلینِ مبارک پہنے پہونچے عرش پہ
کسقدر اعلا و اسنیٰ ہی مقامِ مصطفےٰ

ہے یہہ مضمونِ خبر معراج میں پروردگار
تھا زبانِ مرتضےٰ سے ہمکلامِ مصطفےٰ

ہر لڑائی میں رہے ناصر رسول اللہ کے
تھے علیؑ گاہے سپر گاہی حسامِ مصطفےٰ

حکمِ حق حکمِ نبیؐ حکمِ علیؑ سے
ہے کلامِ مرتضےٰ گویا کلامِ مصطفےٰ

شکر ہی ثقلین سے پورا تمسک ہی ہمیں — کچھ نہیں ڈر جب ہمیں ہی اعتصامِ مصطفےٰ
ہی ولای آلِ احمدؐ اجرتِ پیغمبری — ہی سزاوار درود آلِ کرامِ مصطفےٰ
تھے علیِ مرتضےٰ دستِ خدا مشکل کشا — ناصرِ دینِ الٰہی اور حسامِ مصطفےٰ
تھے موحد ساری اجدادِ رسولِ ذوالمنن — دینِ حق پر تھے بلاشک باب و مامِ مصطفےٰ
اوٹھ کھڑی ہوتے تھے احمد بہرِ تعظیمِ بتول — حکمِ باری سے تھا بیشک یہہ قیامِ مصطفےٰ
یوں روایت میں یہہ بیوی عائشہ سی نقل ہی — فاطمہ کی چال تھی بالکل خرامِ مصطفےٰ
یوں حدیثوں سی ہے ثابت جابرِ انصاری نے — حضرتِ باقر کو پہونچایا سلامِ مصطفےٰ

قطعہ

جسطرح جاتے تھے لڑنیکو علی کفار سے — رن کو یوں جاتا ہی سبطِ تشنہ کامِ مصطفےٰ
سیدِ مظلوم کے چہرے سے بالکل ہی عیاں — شانِ حمزہ رعبِ حیدر احتشامِ مصطفےٰ
سر پہ عمامہ نبی کا ڈاب میں حیدر کی تیغ — زیرِ راں ہی ذوالجناحِ تیز گامِ مصطفےٰ
دہنی جانب ہیں علمدارِ جری کھولی علم — بائیں جانب ہم شبیہ و ہمکلامِ مصطفےٰ
پیچھے ہیں زینب کے بیٹے آگے ہے قاسم بنا — چہرۂ پرنور ہی بدرِ تمامِ مصطفےٰ
ابنِ شیرِ کبریا کے ساتھ یہہ وہ شیر ہیں — مولد و منشا ہی حرم سب کا کنامِ مصطفےٰ (بیشہ)

قطعہ

جسکی ایذا ہی زیادہ اوسکا رتبہ ہی بلند — پس ہی سب مخلوق سے برتر مقامِ مصطفےٰ
شام میں جو قید تھیں وہ نبی کی بیٹیاں — کربلا میں جو جلے تھے وہ خیامِ مصطفےٰ

ننگے سر جنکو پھرایا ظالموں نے دربدر
تھیں وہ پردہ والیاں آلِ کرامِ مصطفیٰ

نیزۂ خولی پہ تھا جو فرق تھا فرقِ رسول
فرق کیا ہے فرق تھا ماہِ تمامِ مصطفیٰ

خنجرِ اعدا چلے اوس خنجرِ خشکیدہ پر
جسکے بوسے لینے پر تھا التزامِ مصطفیٰ

اون لبوں تک تین دن قطرہ نپہونچا آب کا
جسکے بوسے لینے پر تھا استدامِ مصطفیٰ

چھوڑ کر احکامِ اللہ و نبی امت نے آہ
کیا کیے ہیں ظلم بر آلِ کرامِ مصطفیٰ

حشر میں حق سے کہونگا میں ہوں مداحِ علی
تیرا بندہ اور غلامِ مستہامِ مصطفیٰ

ہم غلامانِ نبی ہیں ہمکو کیا خوفِ سقر
روزِ محشر کی شفاعت ہے بنامِ مصطفیٰ

ہوگا بس زیرِ لوای حمد اپنا بھی مقام
نور کے ممبر پہ جب ہوگا قیامِ مصطفیٰ

حوض پر روزِ جزا از اثرِ لطفِ کبریا
دستِ حیدر سے ملے گا ہمکو جامِ مصطفیٰ

ایضاً قصیدہ

در نعتِ جنابِ سرورِ عالم فخرِ بنی آدم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

دنیا داری عجب خراب ست
دنیا داری ہمہ عذاب ست

دریای ہلاکت ست دنیا
آتش پی تشنگان سراب ست

آتش ہمہ شور موج او زر
پر مکر و فریب ہر حباب ہست

تجری فی البحر فلک الاعمار
نقشیست بر آب یا حباب ست

از فرطِ غموم جان کئیب ست | واز سوزِ هموم دل کبابست
از جورِ فلک کجا برم راه | حیرانی مانعِ ذهاب ست
از بادِ الم دل پریشان | چون زلفِ بتان به پیچ و تابست
چون برق همی طپید دل از آه | چون ابر دو دیده ام پر آبست
از کینهٔ چرخ نیست مامن | خلق از ستمِ فلک مصابست
الا درِ پادشاهِ کونین | کش جبههٔ عرش بر جنابست
سلطانِ رسل که بیکسان را | درگاهش ملجا و مآبست
آن پیشرو گروهِ قدسے | در حضرتِ قدس کامیابست
آن محرمِ خاصِ درگهِ حق | شرعش بجهان رهِ صوابست
آن سرورِ زمرهٔ ملائک | وان داورِ موقفِ حسابست
دریای سخا که از کفِ او | از شرم عرق عرقِ سحابست
فرمانِ قضا بحکمِ تقدیر | با یک رضاش هم رکابست
یک معجزه ز معجزاتش | بر صدقِ نبوتش کتابست
هر صفحهٔ او بچشمِ انصاف | واکرده ز باغِ خلد بابست
هر سطر بچشمِ منکرانش | چون شعلهٔ ناوکِ شهابست
در حفظِ حق از عیوب پاکست | حقا چه کتابِ مستطابست
هر نکته خزینهٔ رموزست | هر نقطهٔ او دُرِ خوش آبست

آوردن مثل او ست وشوار	کز معجزه کرده سد با بست
لا مثل لذلک الکتاب	کز دفتر حسن انتخاب ست
از آیهٔ بعضهم لبعض	ثابت شده آنکه لاجوابست
و الله لمنزل من الله	سبحان الله عجب کتابست

مطلع ثانی

یا ختم رسل جهان خرابست	در دهر عجیب انقلاب ست
از آتش فتنهٔ زمانه	جانها همه وقف التهاب ست
ای آنکه مطیع تو مصیب ست	وی آنکه طرید تو مصاب ست
احکام تو یکسر ست الهام	ارشاد تو جمله وحی ناب ست
حب تو دلیل رستگاریست	بغض تو علامت عقابست
تا قائم آل تست پنهان	جانها بشکنجهٔ عذاب ست
ارشاد بکن بشاه عالم	آن شاه که مالک الرقابست
شمشیر کشد بفرق اعدا	این قوم که قابل عتاب ست
یا مهدی دین ظهور فرما	کز دوری تو جهان خرابست
ای نور خدا در انتظارت	از دیدهٔ ما رمیده خواب ست
پنهانی و عالم از تو روشن	گویا در ابر آفتاب ست
در چشم یقین فروغ بخش ست	هر چند رخ تو در حجاب ست

در باب حرب و فتن اضطراب ست

اما دل و جانِ ہنگرانت ۔۔۔ تیرہ زغبارِ ارتیاب ست

صد حیف کہ دور دورِ اعداست ۔۔۔ کین فرقہ بتر از دوابست

ما خستۂ تیغِ ظلمِ این قوم ۔۔۔ تیغِ تو ہنوز در خراب ست

بے نورِ تو چشمِ ماست بے نور ۔۔۔ بے روئے تو جاں در اضطراب ست

اے خامہ سبک مرو کہ این راہ ۔۔۔ چون گیسوئے یار پیچ و تاب ست

طی دفترِ شکوہ بر دعا کن ۔۔۔ کز فضلِ الٰہ مستجاب ست

تا اصلِ اصولِ کلِ اجسام ۔۔۔ نار ست و ہوا و خاک و آب ست

بادا چو گلِ آبروی زا اثر ۔۔۔ چندانکہ دلِ عدو کباب ست

قصیدہ

در نعت جناب سید المرسلین و مدح امیر المومنین صلواۃ اللہ وسلامہ علیہما وعلی اولادہما الطیبین

معمورۂ جہان ہے جنگل سراب کا ۔۔۔ کیا ذکر عیش و عشرتِ دارِ خراب کا

جامِ شرابِ دہر ہے ساغر حباب کا ۔۔۔ دنیا کی زندگی ہے نمونہ سراب کا

عاقل وہی ہی جو کہ نہ اسپر لگائی دل
اسواسطے کہ ہی یہہ محل انقلاب کا

گھٹنا ہی عمر کا کہ ہے بڑھنا براق کا
چشمک ہی برق کی کہ گذرنا شباب کا

دنیای دوں سرشت جو مانند جیفہ ہے
مقصود اشقیا ہی تو مطلب کلاب کا

علم و عمل تو عاقل و دانا کا کام ہے
اور محض اکل و شرب و تیرہ دواب کا

لازم ہے جمع کیجئے یاں زاد آخرت
تا طی ہو مرحلہ کہیں روز حساب کا

پس زاد آخرت ہی نبی و علی کی مدح
ہاں جمع کر لو جلد ذخیرہ ثواب کا

لیکن صفت میں اونکی بشر کیا لکہہ سکے
جنکی ثنا ہی تیسرا حصہ کتاب کا

انسان و جن فرشتے اگر حشر تک لکھیں
شمہ نہ لکھہ سکیں صفت بوتراب کا

پر جسقدر کہ ہو سکے زائر بیان کر
دل میں بھروسہ کر کے خدا کی جناب کا

تائید فیض سید رفیاض ہوئیگی
روح القدس بتائینگے رستہ صواب کا

کل خلق سے نبی و علی دونوں چن لیے
قائل ہوں ای کریم تری انتخاب کا

مطلع ثانی

احمد کے واسطے ہوا شق ماہتاب کا
حیدر کے واسطے ہوا رد آفتاب کا

جسدم زمین نرم پہ چلتے تھے مصطفیٰ
نقش قدم نہوتا تھا اکثر جناب کا

پتھر پہ نقش پا کبھی ہوتا تھا آشکار
تھا ایک معجزہ یہہ رسالتمآب کا

چلتے تھے سخت دھوپ میں جب سید الانام
لکھا ہی سر پہ ہوتا تھا سایہ سحاب کا

سایہ میں جسکے حشر کو پائینگے سب پناہ
سایہ کبھی بھی پڑتا نہ تھا اوس جناب کا

ریشِ نبی میں بال تھی بس سترہ سفید
ہر ایک تھا چمک میں جو آب آفتاب کا

روشن تھیں شمعِ طور کی مانند انگلیاں
اور چودھویں کا چاند تھا ماتھا جناب کا

کلّی جو چاہِ شور میں حضرت نے ڈال دی
پانی میں لطف ہو گیا قند و گلاب کا

منقول ہی لطافت و خوشبو میں تھا فزوں لب
عطرِ گلاب ہے بھی پسینہ جناب کا

کھاری کنوئیں میں خاتم خاتم جو گر پڑی
میٹھا مزہ ہوا وہیں اوس تلخ آب کا

جھک جاتے تھے شجر پئے تعظیم مصطفےٰ
ہوتا تھا جس جگہ سے گذر اوس جناب کا

خلقِ عظیمِ احمدِ مرسل کے میں نثار
آیا ہے جسکی شان میں آیہ کتاب کا

شمس الضحیٰ رسول ہیں بدر الدجیٰ علی
یہ فخر ماہ کا وہ شرف آفتاب کا

فائز ہیں دوستانِ علی اسمیں شک نہیں
ہے قول یہ جنابِ رسالت مآب کا

ہارون کا جو کہ رتبہ تھا موسےٰ کے سامنے
رتبہ وہی تھا پیشِ نبی بوتراب کا

دستِ خدا و قوتِ بازوئے نبی کہے ہیں
کیا رتبہ ہے علی ولی کی جناب کا

فصلیں ہیں اسمیں حیدر صفدر کے زور کی
ہاں کیجئے مشاہدہ خیبر کے باب کا

پائی علی نے پایہ عجب پایا جب ہوا
اونکا مقام دوشِ رسالت مآب کا

سائل کو ایک روٹی کے اونٹوں کی دی قطار
واللہ کسقدر تھا کرم بوتراب کا

اللہ نے بیاں کیا ہل اتیٰ میں ہے
ایثار اہلِ بیتِ رسالت مآب کا

واللہ جسکو دخترِ رز سے ہے اجتناب
سرمست ہونگے حبِّ علی کی شراب کا

پیدا ہوئے نبی و علی ایک نور سے
مضمون ہے یہ حدیثِ رسالت مآب کا

منقول ہے کہ آتے ہیں امداد کو علیؑ — پھر خوف کیا لحد کے سوال و جواب کا
عصیاں ہیں بےحساب مگر یہ نہیں ہے ڈر — مداح ہوں میں شافعِ یوم الحساب کا
ہر بیت کے صلے میں ہیں پاؤں گا بیتِ خلد — شاعر ہوں اہلِ بیتِ رسالت مآب کا
خلاقِ دو جہاں نے ہیں کیا کیا شرف دیے — لازم ہے مجھکو شکر خدا کی جناب کا
ذاکر حسینؑ کا ہوں علی کا غلام ہوں — زائر ہوں میں جناب رسالت مآب کا

تضمین بر قطعہ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

١
قد اصطفاه الکبریا - بلغ العلیٰ بکماله — قد استنار به السماء کشف الدجیٰ بجماله
قد عظم خلق المصطفیٰ حسنت جمیع خصاله — نبی یصلی دائما - صلوا علیه و آله

٢
قد نال ما زاغ البصر - بلغ العلیٰ بکماله — و بوجهه لمع القمر کشف الدجیٰ بجماله
و بخلقه فاق البشر حسنت جمیع خصاله — اهل الولا دون الحصر - صلوا علیه و آله

٣
اسریٰ به رب السماء - بلغ العلیٰ بکماله — کل الغیاهب انجلی - کشف الدجیٰ بجماله
سعدت به کل الوریٰ حسنت جمیع خصاله — صلی علیه الکبریا - صلوا علیه و آله

٤
داس السماء بمداسه - بلغ العلیٰ بکماله — نور بدا ابلباسه - کشف الدجیٰ بجماله
نظم الوریٰ بباسه - حسنت جمیع خصاله — مع فضله عباسه - صلوا علیه و آله

٥
قوسین کا رتبہ ملا - بلغ العلیٰ بکماله — عرش اون سے ہی روشن ہوا - کشف الدجیٰ بجماله
شہرہ ہے خلقِ مصطفیٰ - حسنت جمیع خصاله — زائر ہمیشہ دائما - صلوا علیه و آله

قصيدة قلتها في المناجاة وبيان البشارات

إلٰهي مسّني ضرٌّ هناكَ … وما لي راحمٌ ربّي سواكَ
من المخلوق شيئاً لا أراه … فيا خلّاق إلّا أن أراكَ
إذا حصرت لسان المصطفى … فأنّى لي بأن أحصي ثناكَ
أنا المضطرّ يا ربّي وأنتَ … لمضطرٍّ تجيبُ إذ دعاكَ
فإنّ العفو يدركه مقرٌّ … فعبدك قد أقرّ وإن عصاكَ
وكيف أخيبُ منك بما رجوتُ … وأنّك لا تخيّبُ من رجاكَ
أتيتك بعد ما أذنبتُ ربّي … وتقبلُ يا إلٰهي من أتاكَ
ففرّج كربتي وأجب دعائي … وتقبلُ يا إلٰهي من دعاكَ
حبيبي قال لي بعد السلام … فقل لي زائرٌ كيف هواكَ
إلى ما صار حالك في رَوايي … ببلدٍ ما حلّ ما داهاكَ
بأمراضٍ وأسقامٍ وضعفٍ … وأحزانٍ وأشجانٍ أراكَ
فبُستُ له خدوداً ثمّ قلتُ … ألا أدعُ من همومي ما عراكَ
فقد بشّرتُ من عند الكريم … بما قاسيتُ أخزاناً هناكَ
فطب يا زائرٌ نفساً واعلمْ … بأنّ الله أقبله دعاكَ
وأعلم أنّ من قهر العزيز … سيقرضُ قرضَ شرٍّ من جفاكَ
سيبقى الله ذو بطشٍ شديدٍ … بنارٍ ذاتِ لهبٍ من قلاكَ

تضمین بیت معروف

لَهٗ مَلَكٌ یُنَادِیْ كُلَّ یَوْمٍ الخ

اِلٰی مَا لَا تُقَصِّرُ طُوْلَ رَوْمٍ — اِلٰی مَا لَا تُسَهِّرُ عَیْنَ نَوْمٍ
اَلَا یَا غَافِلًا مِّنْ فَوْتِ قَوْمٍ — فَلَا تَغْفِلْ مِنَ الْمَوْتِ بِدَوْمٍ

لَهٗ مَلَكٌ یُنَادِیْ كُلَّ یَوْمٍ
لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ

اِلٰی مَا لَا تَرٰی حُسْنَ الْمَآبِ — اِلٰی مَا لَا تَمِیْلُ اِلَی الصَّوَابِ
فَتَحْمًا تَشَوَّفُ اِلَی السَّرَابِ — حَیَاتُكَ لَیْسَ اِلَّا كَالْحُبَابِ

لَهٗ مَلَكٌ یُنَادِیْ كُلَّ یَوْمٍ
لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ

وَمِنْ دُنْیَاكَ مَا تَعْرِفُهٗ سَبَبٌ — لِاَجْلِ فَنَائِهٖ فِیْهِ لَعِبٌ
وَقَدْ ذَهَبَ الشَّبَابُ وَجَاءَ شَیْبٌ — اَعِنْدَكَ فِیْ قُفُوْسِ الشَّخْصِ رَیْبٌ

لَهٗ مَلَكٌ یُنَادِیْ كُلَّ یَوْمٍ
لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ

اَمَا لَكَ عِبْرَةٌ بِالْاَبْرَوَانِ — فَانْهَدَمَا وَاَمَّا یَمْضِیَانِ
بِدُوْنِ الْفَصْلِ مِنْكَ لَیَمْشِیَانِ — لِحَبْلِ الْعُمْرِ وَمَا یَصْرِمَانِ

لَهٗ مَلَكٌ یُنَادِیْ كُلَّ یَوْمٍ الخ

فللعقبى فلست بأن تروم ... بدنياك تريد بأن تهوم

وللدنيا فتكسب كي تقوم ... وما في الدهر شيء أن يدوم

له ملك ينادي كل يوم

لدوا للموت وابنوا للخراب

ألا يا راكبي سفن الحياة ... ستسيركم إلى شط الممات

فلا تنجون منها بالكمات ... ولات مناص منها بالحمات

له ملك ينادي كل يوم

لدوا للموت وابنوا للخراب

ألا يا غافلا من فقد آبا ... لماذا صرت مشغوفا بدنيا

دوام ملك ههنا حاشا فحاشا ... ولات مناص من حين إذا جاء

له ملك ينادي كل يوم

لدوا للموت وابنوا للخراب

فخذ يا زائر ذيل المثبت ... ولاء الأمر تقضى فلك النجات

فزاد الآخرة يا نفس هاتي ... أليس تخاف من يوم سيأتي

له ملك ينادي كل يوم

لدوا للموت وابنوا للخراب

مثنوی در باب مدح بسم اللہ

ہے بسم اللہ اک آیت خدا کی
نمایاں جس سے ہے رحمت خدا کی

ز بسم اللہ شد حل مطالب
ز بسم اللہ حاصل شد مآرب

مقاصد شد ز بسم اللہ حاصل
منور شد ز بسم اللہ ہر دل

ہر اک مشکل ہوئی آسان اس سے
مکمل ہوگیا قرآن اس سے

جناب حق کو بسم اللہ ہے پیاری
بہت ہی چاہتا ہے اسکو باری

کرے جو ترک اسکو ایک باری
نماز اوسکی نہیں مقبول باری

ہے بسم اللہ خدا کو ایسی بھائی
زہے عظمت کہ ہر سورہ پر آئی

ھی الاولی من السبع المثانی
نہ اسکا ہے کوئی اور نہ ثانی

ہے بسم اللہ کنز حق کی تالی
مقدم یہہ ہے اور قرآن تالی

ابن طلحہ علی شافعی اپنی کتاب در منظوم میں تحریر کرتے ہیں۔ اعلم ان جمیع اسرار الکتب السماویۃ فی القرآن وجمیع ما فی القرآن فی الفاتحۃ وجمیع ما فی الفاتحۃ فی البسملۃ وجمیع ما فی البسملۃ فی باء البسملۃ وجمیع ما فی باء البسملۃ فی النقطۃ التی تحت الباء قال الامام علی کرم اللہ وجہہ انا النقطۃ التی تحت الباء وقال ایضاً علی کرم اللہ وجہہ سلونی عن اسرار الغیوب فانی وارث علوم الانبیاء والمرسلین وقال ابن عباس رضی اللہ عنہ اعطی الامام علی کرم اللہ وجہہ تسعۃ اعشار العلم وانہ لاعلمہم بالعشر الباقی وقال ایضاً اخذ بیدی الامام علی کرم اللہ وجہہ لیلۃ مقمرۃ فخرج الی البقیع بعد العشاء وقال اقرأ یا عبد اللہ فقرأت بسم اللہ الرحمن الرحیم فتکلم لی فی اسرار الباء الی بزوغ الفجر انتہی۔ من ینابیع المودۃ۔ ص ۵۷ مطبوعہ بمبئی۔

یعنی جاننا چاہیے کہ تمام اسرار کتب سماویہ کے قرآن شریف میں موجود ہیں اور جو کچھ قرآن شریف میں ہے۔ وہ تمام اسرار فاتحۃ الکتاب میں ہیں۔ اور جو کچھ سورہ فاتحہ میں ہے وہ سب بسم اللہ میں موجود ہے اور جو کچھ بسم اللہ میں ہے وہ بای بسم اللہ میں ہے اور جو بای بسم اللہ میں ہے وہ نقطہ با میں ہے۔ امام علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ میں ہوں وہ نقطہ جو با کے نیچے ہے۔ اور نیز فرمایا ہے اوس جناب نے کہ اے لوگو مجھ سے اسرار غیب کے پوچھو اور دریافت کرو کہ میں انبیا اور مرسلین کے علوم کا وارث ہوں۔ اور عبد اللہ بن عباس

زہے شان اس سے ہے آغاز قرآں ‏— نہ ہو کیوں نور چشم دین و ایماں

ہے پے ہر اہلِ ایماں قرۃ العین ‏— ہے مصحف میں اسی سے زیب و زین

نہ بہر ہر بلا امن و امان ست ‏— ہے پے انساں سرورِ دو جہان ست

یہی ہے مطلعِ دیوانِ باری ‏— یہہ ہے دیباچہ قرآنِ باری

یہہ مفتاحِ کنوزِ سرمدی ہے ‏— یہہ مصباحِ طریقِ احمدی ہے

درِ گنجینۂ عرفانِ رب ہے ‏— تلاوت اسکی بخشش کا سبب ہے

پڑھے جو اسکو ابجد کے مطابق ‏— زمانہ اوسکے ہو جاوے موافق

ملے اکیس [۲۱] دن میں اوسکا مقصود ‏— بہت خوشنود ہوئے اوس سے معبود

یہہ ہمنے بارہا ہے آزمایا ‏— کبھی اسمیں نہیں ہی فرق پایا

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ خداے تعالےٰ نے جناب امام علی رضی اللہ عنہ کو نو [۹] حصے علم عنایت فرمایا ہے اور ایک حصہ علم کا ساری خلقت پر تقسیم کیا ہے لیکن علیؑ اوس دسویں حصے میں بھی سب سے زیادہ عالم ہیں اور نیز عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ بعد نماز عشا کے چاندنی رات میں امیر المومنین امام علی رضی اللہ عنہ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے بقیع کی طرف روانہ ہوئے وہاں پہونچکر مجھسے فرمایا کہ پڑھ اے عبد اللہ میں نے پڑھا بسم اللہ الرحمن الرحیم حضرت نے اسرار بامیں تقریر کرنی شروع کی صبح صادق تک اسرار باے کے بیان فرماتے رہے۔ از ینابیع المودۃ۔

نیز جناب امیر المومنین علی علیہ السلام سے منقول ہے۔ کہا اوس جناب نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ عز وجل نے مجھسے ارشاد فرمایا ہے کہ جو امر شاندار ہو اور اوسمیں بسم اللہ کا ذکر نہ کیا جاے تو وہ کام ابتر ہوگا۔ زائرہ

تمت

کتبہ محمد یحیی کونوی

اعلان

کوئی صاحب بدون اجازت مصنف اس دیوان کے طبع کا قصد نہ فرمائیں۔

اطلاع

حضرات ناظرین پر واضح ہو کہ اس حقیر نے رسائل و کتب مفصلۂ ذیل تالیف اور تصنیف کیے ہیں لیکن کمال افسوس ہی کہ بخت ناسازگار و زمانہ ناہنجار نے اُنکے چھپوانیکے لیے میری مساعدت نکی سوا تین چار کتابوں کے کوئی کتاب طبع نہو سکی اب اُنکی چھپوانیمیں کوشش کر رہا ہوں السَّعْیُ مِنَ الْعَبْدِ الْمُسْتَهَامِ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰهِ الْمُنْعَامِ۔ جناب مجیب الدعوات قاضی الحاجات کی بارگاہ میں رات دن یہی التجا اور دعا ہی کہ یہ کتابیں طبع ہو کر شائع اور مقبول اور مفید اور موثر ہوں

نمبر ۱ نفحات الریاحین فی احوال سیدنا خاتم النبیین۔ یہ تاریخ نبوی سنہ ۱۲۸۰ ہجری میں مطبع مجمع البحرین لودیانہ طبع ہو کر مقبولیت کا تمغہ پا چکی ہی کیونکہ اب تک صدہا مومنین اوسکے طالب اور شائق ہیں انشاء اللہ ارادہ ہی کہ اوسکو دوبارہ چھپوایا جائے

نمبر ۲ مثنوی نور العینین فی معراج سید الکونین۔ مطبع یوسفی واقع دہلی میں طبع ہو چکی ہی۔

نمبر ۳ مثنوی در باب حلیہ مبارکہ و مقدسہ نبویہ علی صاحبہا وآلہ الف الف صلوۃ وسلام وتحیۃ

نمبر ۴ کتاب الاربعین فی فضائل مولانا امیر المؤمنین۔ اس کتاب کے تین حصہ ہیں۔ پہلے حصہ میں آیات قرآنیہ ہیں۔ دوسرے حصے میں احادیث قدسیہ ربانیہ ہیں جو آج کل مطبع العلوم علی گڈھ میں زیر طبع ہے۔ تیسرے حصے میں احادیث نبویہ ہیں جو عنقریب انشاء اللہ المجیب طبع ہونیوالا ہے۔

نمبر ۵ زاد العقبی فی ترجمۃ مودۃ القربی

محقق لاثانی عارف ربانی سید علی ہمدانی محدث مشہور کی کتاب مودۃ القربیٰ کا سلیس
اور عام فہم اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے وہ ترجمہ حاشل المتن مع توثیق محدث موصوف کے
عنقریب انشاء اللہ المستعان طبع ہو کر عام اہل اسلام کو فائدہ تام پہونچائے گا۔

نمبر۶ ذریعۃ النجات فی یوم العرصات۔ یہ کتاب سلیس اور عام فہم اردو زبان میں
جناب پنجتن پاک صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے مصائب کے بیان میں ہے اسمیں
جناب سید الشہداء علیہ السلام کے مصائب ایسی طرز پر لکھے گئے ہیں کہ غالباً آجتک اس طرز کی کوئی کتاب
ہندوستان میں تالیف نہیں ہوئی اور اسمیں نہایت صحیح اور مستند روایات و احادیث کا التزام
کیا گیا ہے انشاء اللہ العزیز بہت جلد طبع ہو کر جمیع مومنین و ذاکرین کو تحصیل ثواب
بے حساب کا ذریعہ ہوگی۔ نمبر۷ مائتین فی فضائل المصطفین۔ اس کتاب میں
حضرات چہاردہ معصومین اور علیا جناب خدیجہ خاتون صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین
کے فضائل اور مناقب کی احادیث کو حضرات اہل سنت کی کتب صحاح و معتبرہ میں
سے نقل کرکے دو سو حدیث شریف کا صاف صاف اردو میں ترجمہ کیا ہے وہ ترجمہ متن
بھی مع احادیث انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد طبع ہوگا۔ نمبر۸ حبل المتین فی اصول الدین

نمبر۹ حصہ اولیٰ دیوان ابیات الجنان فی مدح سید الانس والجان۔

نمبر۱۰ حصہ دوم ابیات الجنان فی مدح امناء الرحمان۔ اسکے اخیر میں قصائد

اور مراثی اور سلام اور مسدسات و رباعیات وغیرہ بھی ہیں۔ نمبر۱۱ مؤید الادیب

و بغیۃ اللبیب۔ یہ کتاب چار حصوں پر منقسم ہے۔ پہلے حصے میں تقریباً دس ہزار

مصدر عربی زبان کا مرتب بترتیب ابواب مع ترجمہ اردو لکھا ہے۔ حصہ دوم میں چھوٹی
چھوٹے جملات عربیہ مع ترجمہ اردو لکھے ہیں۔ تیسرے حصے میں بڑے بڑے جملات کچھ ضرب الامثال میں
اور محاورات عرب مع ترجمہ لکھے ہیں۔ اور اسکے اخیر میں مسائل صرفیہ بطور سوال و جواب مندرج ہیں
چوتھے حصے میں مواعظ و لطائف و حکایات عربی عبارت میں ہیں اسکے خاتمہ میں مسائل
نحویہ بکمال اختصار و تسہیل عربی عبارت میں تحریر کیے ہیں نمبر ۱۲ ضیاء العینین فی
احوال الحرمین۔ یہہ رسالہ عربی زبان میں ہی جسکو مکہ معظمہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً
میں رہکر اس حقیر نے ۱۲۸۶ھ ہجری میں لکھا تھا اس رسالے کو مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کا جغرافیہ
اور مختصر سی تاریخ سمجھنا چاہیے اسکے خاتمے میں حج کرنیکی ترکیب بھی لکھی ہی یعنی جسطرح سے راقم نے
مناسک حج کو ادا کیا وہ سب اوسمیں لکھدیے ہیں نمبر ۱۳۔ مہارق بہیہ فی انشاء المقربیہ
اسمیں وہ خطوط اور مراسلات عربیہ مندرج ہیں جو راقم نے اپنی طرف سے یا دیگر امرا و اساتذہ و اصحاب
و احباب کی طرف سے علماء و ادبا و امرا و شرفا کے نام لکھے ہیں اور نیز وہ خطوط ہیں جو حضرات
علماء و دیگر اذکیا و کملا نے بنام احقر الانام ارسال فرمائے ہیں اور نیز اسی رسالے میں چند
تقریظات و حواشی کتب و دیگر عبارات عربیہ درج ہیں اور اسکے خاتمے میں کچھ قصائد اور اشعار
عربی بھی ہیں۔ نمبر ۱۴ حل المعضلات فی شرح الابیات۔ یہہ رسالہ الف لیلہ کے اوس حصے
کی ابیات کی شرح میں ہے جو سابق میں پنجاب ایجوکیشن کوڈ میں داخل تھی۔ نمبر ۱۵
مقدمۃ الصرف۔ یہہ اصل کتاب ڈاکٹر لیزر صاحب بہادر رجسٹرار سابق یونیورسٹی پنجاب نے
انگریزی زبان میں عربی کے علم تصریف میں تالیف کی تھی اور مولوی کریم الدین صاحب

پانی پتی نے اوسکا اردو میں ترجمہ کیا پھر اس عاجز نے بفرمایش رجسٹرار صاحب موصوف اوسکا عربی
زبانمیں ترجمہ کیا اور وہ ترجمہ بمطبع پنجابی اخبار لاہور میں طبع ہوکر ہائی سکولوں کی پڑھائی میں داخل ہوا
نمبر ۱۶ عمدة المصادر - اس رسالے میں تقریباً اکثر مصدر کارآمد اور ضروری عربی زبانکے
مستعد وقطعات منظوم ہیں - نمبر ۱۷ رسالہ عجوزیہ - جو ایک حکایت عبرت انگیز عربی عبارتیں
بہ تتبع مقامات حریری لکھی ہی اور اوسمیں لفظ عجوز کا اکثر معنوں پر استعمال کیا گیا ہی - نمبر ۱۸
رسالہ نہاریہ سیتینی ہیں سے فن فلاحت بعبارت عربی مقفیٰ و مسجع ایکدنمیں ترجمہ کیا تھا -
نمبر ۱۹ قصہ چار درویش کو الف لیلہ کی طرز پر عربی میں ترجمہ کیا ہے - نمبر ۲۰ دیوان اردو
اسمیں غزلیات اور قطعات اور نثر اور قصائد اور چند مثنویاں اور کچھ تقریظیں اور جواب مضمون
منظوم مفید طلبا درج ہیں - نمبر ۲۱ البدر الباهر في احوال الزائر - یہ رسالہ نثر اردو
میں اس حقیر نے بفرمایش جناب سید مظفر علیخان کوثر رئیس اعظم جانسٹھ ضلع مظفرنگر اپنے حالات
سوانح عمری میں لکھا ہی - نیز واضح ہو کہ عربی اخبار المسمی بہ نفع عظیم لاهل هذا الاقليم کی
پانچ مجلدات ضخیم میں جو کچھ اس ہیچمدان کلیل اللسان نے عرض کیا ہی اور لکھا ہی اور اوسکو اہل زبان
وادبای زمان وفصحای آوان نے متفق الکلمہ پسند اور مقبول کیا ہی وہ سب کچھ ان
رسائل وکتب سے علاوہ اور علاوہ ہی - ولا فخر - کتبه العبد المذنب المحتاج الی
رحمة ربه الغني القوي ابو القاسم مقرب علی الفاطمي الحسيني النقوي
المتخلص به مزائر ساکن جگراؤں ضلع لودیانہ حال مدرس اول ہائی سکول ریواڑی
عفا الله عنه وعن ابائه بحرمة سیدنا محمد وآله وابنائه - کاتب اشرف محمد یحیی کولوی - سنہ ۱۳۱۴ھ